﴿لمحوں کی عطا﴾
﴿لمحوں کی عطا﴾
حامداً ومصلیاً
لمحوں کی عطا
خادم
لمحوں کی عطا
خادم
مکتبہ غوثیہ
۴۰۲، نو بھو وہار اپارٹمنٹ، راجہ بازار پٹنہ ۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَامِداً وَّ مُصَلِّیاً
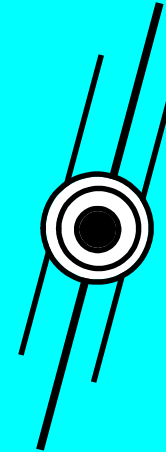
لمحوں کی عطا

خادم

نام کتاب	لمحوں کی عطا
نام شاعر	مفتی محمد قاسم ابراہیمی
تخلص	خادم
مولد	سرکا نہی شریف، مظفر پور بہار
مسکن	ماڑی پور مظفر پور
مقیم	راجہ بازار پٹنہ
سال اشاعت	۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۰۰۸ء
تزئین	غلام جیلانی
پروف ریڈر	مولانا محمد نعمت حسین حبیبی کولکاتا
مرتبین	غلام غوث و مولانا احمد حسین نازاں
کمپوزنگ	اڑیسہ پریس جامع مسجد بڑبل اڑیسہ
تعداد اشاعت	۱۱۰۰
صفحات	۲۰۸
قیمت	۱۲۵/روپے
مطبع	ٹیا محل دہلی
ناشر	مکتبہ غوثیہ ۴۰۲/انو بھوو یہار اپارٹمنٹ راجہ بازار پٹنہ ۸۰۰۰۱۴
	رابطہ 09334145728

مشمولات

شمار نمبر — صفحہ نمبر

تقریظات

انتساب 7

مفتی عبدالواجد نیرؔ 8

ڈاکٹر نجم الہدیٰ 14

ڈاکٹر طلحہ رضوی برقؔ 24

ڈاکٹر فارق احمد صدیقی 31

ڈاکٹر شاہ حسین احمد 33

حمد ومناجات

۱ اللہ تو بڑا ہے مالک ہے کبریا ہے 45

۲ اے خدائے دوجہاں اے مالک لوح وقلم 47

۳ تو ہی تو ہے تو ہی تو، یا من لیس الا ہو 49

محبتوں کے پھول

۱ کبھی اے کاش ہم بھی زائر کوے حرم ہوتے 51

۲ کبھی اے کاش میں بھی باادب نعت نبی لکھوں 53

۳ مرے دل! جہانِ خراب میں وہ نبی کا پاک دیار ہے 56

۴ حسن بڑا امیر ہے عشق بڑا غریب ہے 58

۵ تڑپتا ہوں نہ جانے کیوں دعاء تاثیر بنتی ہے 60

۶ ضیاے روے منور سے ہے سحر روشن 63

۷ وہ ہیں محبوب رب ان کو عنایت ڈھونڈ لیتی ہے 65

۸ خاتم ہے جہاں اور تو مانند نگیں ہے 66

۹ ہاتھ میں دامان اقدس سر میں سوداے رسول 70

۱۰ شکستگی کو مری ہمت سفر دیجے 72

۱۱ کاش سجدہ ہو میسر اس زمین پاک پر 73

۱۲ اے جوش جنوں اے جذبہء دل 75

۱۳ رفو کرلوں ذرا چاک جگر آہستہ آہستہ 77

۱۴ خوشبوؤں سے مہکنے لگا ہے بدن 79

۱۵ سوزن تدبیر گم ہے آیئے میرے حضور 81

۱۶ نبیٔ پاک کی صورت میں زندگی اتری 83

۱۷ دل کشی بھی بن کے دلبری وہ رہتے ہیں 85

۱۸ تجھ پہ واروں میں دل وجان للک ایسی ہے 87

۱۹ جمال والضحیٰ ہے اور میں ہوں 89

۲۰ قلب مضطر وہ کمالات کہاں سے لاؤں 91

۲۱ یاد نبی کی آئی ہے، خوشیاں بھر بھر لائی ہے 96

۲۲ بھا گئی مجھ کو ہزاروں میں جو صورت ان کی 98

۲۳ غم زمانے کے سارے ہوا ہو گئے 100

۲۴ حضور آئے جہاں میں ہوئی فضا روشن 102

۲۵ ترا ذکر پاک میرے نبی ﷺ! مرے درد وغم کا علاج ہے 105

۲۶ جو ملی بھی ہے مجھے تو ترے واسطے ملی ہے 107

۲۷ یہ ترا کرم ہے آقا یہ ہے تیری مہربانی 109

۲۸ پاس کچھ اپنے نہیں دولتِ نسبت کے سوا 111
۲۹ سوغات لے کے وصل کی آئی ہوئی ہے رات 113
۳۰ میری آنکھوں کو عطا کاش وہ بینائی ہو 115
۳۱ کاش ان کے روضے تک آہ سر بسر جاتی 117
۳۲ مجھ پہ اتنا سا کرم اے شہہ والا ہو جائے 119
۳۳ بخت رسا جب فرش زمیں کا جاگا آدھی رات کے بعد 121
۳۴ یہ جو آتا ہے نظر بزم میں مدحت کا گلاب 123
۳۵ اے دل مضطر سنبھل! نعت شہہ ابرار لکھ 126
۳۶ ان کا جلوہ مری نگاہ میں ہے 132
۳۷ فقط جس میں ترا سودا ہے وہ سر ہم نے پایا ہے 134
۳۸ اتنا احساں ہوا گر شاہِ امم کیا کہنا 136
۳۹ مقدر اوج پر ہے در تمہارا ہم نے پایا ہے 138
۴۰ سرخ روئی مل گئی جب در تمہارا مل گیا 140
۴۱ دل مضطر! تمنا ہے ازل سے بس یہی اپنی 142
۴۲ یا نبی آپ کا جس شخص پہ احساں ہوگا 144
۴۳ آنکھیں ہوں مری جلوے ہوں ترے 146
۴۴ اے باغ مدینہ کیا کہنا بے مثل تری زیبائی ہے 148
۴۵ اے حسن ملیح دل آرا کیا بات تری زیبائی کی 150
۴۶ ہوا کوے طیبہ سے آنے لگی ہے 152
۴۷ رحمت عالم کی رحمت ہے سمندر سے سوا 154
۴۸ جلوۂ نور نبوت صبح رستا خیز ہے 156
۴۹ رہ وفا ہے معطر تو باغ طیبہ سے 158
۵۰ مرے جنوں کی مدینہ ہے آخری منزل 160

۵۱ اس حقیقت پہ ہے قرآں آج بھی روشن دلیل 162
۵۲ چہرہ چمک رہا جو ابھی زندگی کا ہے 164
۵۳ دل ہے اسیر گیسوے خم دار مصطفےٰ 168

عقیدتوں کی کلیاں

۱ واقف اسرار دیں صدیق اکبر آپ ہیں 171
۲ درمیان حق و باطل خط فاصل ہیں عمر 173
۳ زینت محراب و منبر حضرت عثماں غنی 175
۴ بچے بچے کی زباں پر ہے علی مولا علی 177
۵ خوش ادا خوش فکر خوش رو خوش زباں پیارے حسن 179
۶ آنکھوں کا نور دل کا سہارا حسین ہیں 181
۷ آپ کا رتبہ ہے اعلیٰ امہات المومنین 183
۸ السلام اے پرتو ماہ رسالت السلام 185
۹ بے مثل بے مثال گلستاں ہے غوث کا 187
۱۰ پیتا ہوں جام عشق شہہ بے نظیر کا 190
۱۱ کرم ہو کرم ہو کرم غوث اعظم 192
۱۲ تجلی ہی تجلی ہے نظر جاتی جہاں تک ہے 194
۱۳ عجب دربار شاہانہ ہے تیرا 196
۱۴ سر میں سودا ہے نبی ہاتھوں میں داماں فرید 198
۱۵ نور حق نور نبی سرکار سرکار نہی شریف 200
۱۶ پھول خوشبو روشنی آب رواں تیغ علی 203
۱۷ مظہر انوار حق آئینۂ ذات نبی 205
۱۸ ہدیہ تشکر 106

انتساب

قطب العارفین، برھان السالکین، فیاض المسلمین، شیخ المشائخ حضرت الحاج شاہ

محمد تیغ علی قادری آبادانی

سرکار سرکاہی شریف علیه الرحمة والرضوان

و

مرشد برحق آقائے نعمت سیدی الحاج صوفی شاہ

محمد ابراہیم قادری تیغی

علیه الرحمة والرضوان

کے نام

غبار راہ کو جو ماہتاب کرتے ہیں

خادم

مَوۡهَبَتِ رَبَّانِیۡ

عمدۃ المتکلمین علامہ مفتی الحاج شاہ
عبدالواجد نیر قادری رضوی
امین شریعت بہار وفقیہ اعظم ہالینڈ

مبسملاً و حامداً ومصلیاًومسلما

قدرت نے فطرت انسانی کو متفرق کمالات وخصوصیات کا حامل بنایا ہے جن کی شناخت عملی میدان میں آنے کے بعد یا آپسی تعلقات وتبادلہء خیالات کے بعد ہوتی ہے۔ جیسا کے استاذ سعدی علیہ الرحمۃ کا تجربہ ہے۔

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

حسن اتفاق! ابھی میرے سامنے ایک ایسا ہی مختلف النوع کمالات کا جامع نہایت خوش نصیب فرد موجود ہے جو ارباب دانش کی انجمن نور بار میں عطر

مجموعہ کی طرح مختف الاقسام خوشبوؤں کو بکھیر کر فضائے بسیط کو معطر ومشکبار کررہا ہے۔کبھی وہ مسند درس وتدریس سے تشنگان علوم نبویہ (علی صاحبها الصلوۃ والسلام) کو علم حکمت کا چھلکتا جام پلا رہا ہوتا ہے۔کبھی مسند رشدو ہدایت سے طالبان طریقت کو میکدۂ غوثیت مآب کی شراب محبت پلا کر مستانۂ تیغ علی اور دیوانۂ رسول مع اللہ لی (صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم) بناتا ہے۔کبھی وہ مسند افتاء سے سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نظریہ فکر وفن کی روشنی میں امت مسلمہ کی الجھے مسائل کی گرہیں کھولتا ہے۔تو کبھی کرسئ قضاء پر بیٹھ کر آپسی نزاعات وخصومات کے قضیئے کا فیصلہ سناتا ہے۔کبھی سیاسی منظرنامے پر اپنی مدبرانہ صلاحیت کا مظاہرہ کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔اور کبھی خطابت کی فصیل سے یورپ وایشیا میں تہی دامان گوہر شناس کے دامن مراد کو گوہر نایاب کے دردانے سے بھرتا ہے۔۔۔ یہ تو ادب غیر مجسم کا ایک نورانی پہلو ہے جس سے غیر شائستہ سماج وماحول کو مہذب وشائستہ بنایا جاتا ہے۔مگر اس کا منظّم اور غیر منظّم دوسرا رخ بھی ہے۔جب وہ تلفیظی پیکر جمال میں صفحۂ قرطاس پر اپنا جلوہ بکھیرتا ہے تو مضمون نگاری کا نرالا اسلوب ہو یا تاریخی پس منظر کے بوسیدہ ڈھانچے میں پیوندکاری کا سنگین مسئلہ، عمر خوردہ ہیولے کا سوانحی خاکہ کھینچے کا سوال ہو یا تنقید نگاری کا جارحانہ مشغلہ یا پھر تبصرہ نگاری کا ذوق سلیم

۔۔۔۔۔۔۔۔یونہی گلدستۂ حمد ونعت کی حسن کاری کا بخت آور لمحہ ہو کہ منقبت ومراثی کی شجرکاری کا حسین موقع۔ ’’پیکر غزل کی زلف برھم کی مشاطگی کا مسئلہ ہو یا ’’نظم گلستاں‘‘ کی تنظیم وترتیب نو کا معاملہ ہر جگہ اپنی شان وشکوہ اور انفرادیت کے جھنڈے نصب کرتا نظر آتا ہے۔اور ’’انتخاب اپنا اپنا پسند اپنی اپنی‘‘ کے تحت یوں تو ہر ادیب وشاعر اپنے لئے میدان عمل منتخب کرتا ہے۔تاکہ تنہا اس میدان کا سرخیل بن کر دوسروں پر فوقیت وبرتری کا جھنڈا لہرا سکے لیکن اس سلسلے میں بھی وہ مرد ادب شناس وباکمال، عرفیؔ شاعر وادیب کی روش سے ہٹ کر اپنے تخیلات فکری کو نظم ونثر کا ادبی جوڑا زیب تن کرا کر اہل ذوق سے خراج تحسین حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرتا۔

مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اپنے منصب ومقام کی عزت وحرمت اور رفعت وسربلندی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے! تاکہ ادباء وشعراء کی عمومی بھیڑ میں بھی اس کی انفرادیت اور تشخص برقرار رہ سکے۔جو ایک خوش نصیب ادیب وشاعر کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے۔

برسرراہ عرض کردوں کہ بعض ’’دانشوروں‘‘ کے خیال میں ’’اردو ادب‘‘، محض طوطا مینا کی کہانی، چہار درویش کی قصہ خوانی اور ناول وافسانہ نگاری وغیرہ کا ہی نام ہے یا پھر غزل گوئی ومرثیہ خوانی اور قصیدہ خوانی وغیرہ ہی تک

’’اردو ادب‘‘ کا دائرہ ہے جبکہ مذہبی واصلاحی مضامین اور حمد ونعت ومنقبت وغیرہ کو شاہکار ادب میں شمار کیا جانا چاہیئے ،جس سے عمداً روگردانی کی جارہی ہے ۔جس کو میں حقیقتِ ادب سے نابلدی کی علامت سمجھتا ہوں ۔کیوں کہ ادب کا دائرہ کار زبان وخیالات اورنظریات وتصورات کی قیدو بند سے بے نیاز بہت ہی وسیع ہے ۔اس کی وسعت وپہنائی کو مخصوص موضوع میں مقید کردیا جانا تنگ نظری وکم فہمی کے سوا کچھ نہیں ۔۔۔۔۔۔یہی وجہ ہے کہ ہمارا شاعرِ باشعور ترجمانِ نکہت ونور کسی کا کل جاناں کا اسیر بننے ،شب دیجور کی زلف گرہ گیر کی مشاطگی کرنے ،صبح نوبہار کے شفقِ زرداری سے جھانکتی لال پری کی پیشانی پر بندیا سجانے اور کسی نیلم پری کے دوپٹے کو ہوا میں لہرانے کے بجائے خارِ طیبہ کو اپنے چاک گریباں میں ٹانک کر ،آنکھوں میں خاک مدینہ کا سرمہ سجا کر ،دل ناصبور کو محبت خیرالانام علیہ الصلوۃ والسلام کا مدینہ بنا کر ،قسمت خوابیدہ کا آب کوثر سے منھ دھلا کر ،نوشئہ فرخ جمال کا جوڑا زیب تن کرا کر ،معراج محبت کی ڈولی میں بٹھا کر ،ادبی خدمات کیساتھ ساتھ طہارت قلبی اور تزکیہ نفسی کا سامان فراہم کرتا اور فکر ونظر کو معراج بندگی کی منزلوں سے گذارتا نظر آتا ہے ۔

اِسی سلسلے کی ایک کڑی بنام ’’لمحوں کی عطا‘‘ میرے سامنے تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ موجود ہے ۔جس میں مفکر قوم وملت خطیب شہیر حضرت علامہ مفتی محمد قاسم صاحب براہیمی المتخلص بہ خادمؔ نے عشقِ شہ کونین ﷺ کی منظّم

کلیاں سلکِ محبت خیرالانام علیہ التحیۃ والسلام میں پرو کر بارگاہ محبوب دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں بصورت نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے ۔مثلاً ؎

؎ اے حسن ملیح دل آرا کیا بات تیری زیبائی کی
حوریں ہیں بلائیں لینے کو رستے میں کھڑی سودائی کی

اس شعر میں ’’حسن ملیح‘‘ استعارہ ہے اس بے انتہا خوبصورتی سے جس میں ایسی کشش اور جاذبیت ہے کہ جو بھی اس کا دل وجان سے شیدائی ہوجاتا ہے ۔وہ خود اتنا حسین اور پر کشش ہوجاتا ہے کہ حوران خلد بھی اس کے انتخاب محبت پر قربان ہونے لگتی ہیں ۔

؎ قسم ہے رب کعبہ کی وہ اپنے ہوگئے تو پھر
چمن اپنا ہے گل اپنے بہار سرمدی اپنی

یہ شعر معنوی جامعیت کے اعتبار سے اس قابل ہے کہ اسے طاق ادب پر سجا کر رکھا جائے اور اس سے اپنی زندگی کی تعمیر نو میں بھر پور استفادہ کیا جائے ۔

اس خالص گلدستہ ءنعت ومنقبت میں بعض طویل نعتیہ نظمیں بھی ہیں جن کو ادبِ مہذّب کا مرقع کہنا بیجا نہ ہوگا ۔اس کے صرف دو شعر دیکھئے جن سے ادب کے موتی جھڑ کر آنکھوں کو چکا چوندھ بناتے ہیں ۔

؎ یوں تو لفظوں کے سمندر کا شناور ہوں میں
پھر بھی ڈرتا ہوں روایات کہاں سے لاؤں

؎ میری معراج نظر آپ کے جلووں کا سراغ
میں بھلا سیر سماوات کہاں سے لاؤں

نعتوں کی پھلواری کے حاشیہ پر منقبتوں کا گلدستہ اس طرح سجایا گیا ہے کہ وہ دیدہ زیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایمان افروز بھی ہے اور اپنے اندازِ ترتیب میں اہل سنت و جماعت کی عقیدت وعقیدہ کا ترجمان بھی ہے ۔یعنی مجموعی حیثیت سے حضرت خادمؔ کا یہ 'مجموعہء کلام' جہاں علم وادب کے شائقین کے لئے 'ارمغانِ خلوص ومحبت' ہے وہیں عاشقان رسول ﷺ کے لئے غذائے روح اورتوانائی قلب کا ضامن بھی۔ساتھ ہی اس حقیقت کا بھی بار بار احساس ہوتا ہے کہ حضرت خادم پر بلا شبہ فضل یزدانی مہربان ہے اور آپ موہبت ربانی سے پوری طرح سرشار ہیں۔نعتیہ کلام اورمناقب کو دیکھنے کے بعد عشق رسول علیہ الصلوہ والسلام کے پس منظر میں ذوق ادب کا بھرپور لطف حاصل ہوتا ہے۔

میری دلی خواہش ہے کہ موصوف یوں ہی آئندہ بھی اپنے قیمتی اوقات میں سے چند لمحات نکال کر قاری کے ذوق مطالعہ کا سامان بہم پہنچاتے رہیں۔یہ سلسلہ آئندہ بھی قائم رہا تو مجھے یقین ہے کہ آپ کی نگارشارت اورفکری کاوشیں گلستانِ شعروادب کے لئے ایک بہترین سرمایہ ثابت ہوں گی۔

میری نظر میں تو یہ پورا مجموعہ ہی منتخب اور پسندیدہ اشعار پر مشتمل ہے اسی لئے میں چند شعروں کو نقل کرنے کی بجائے پورا مجموعہ ہی قارئین کے ذوق مطالعہ اور سخن فہمی کے حوالہ کرتا ہوں۔ فقط

دعاء جو
نیر رضوی
قادری منزل دربھنگہ
۳؍جولائی ۲۰۰۸ء

خادم فکروفن

پروفیسر ڈاکٹر نجم الہدیٰ
سابق صدر شعبہء اردو، وڈین فیکلٹی آف ہومنیٹیز بہار یونیورسیٹی مظفر پور
سابق صدر شعبہ اردو، فارسی، عربی، مدراس یونیورسیٹی مدراس

مفتی محمد قاسم ابراہیمی خادمؔ کا نام اردو شاعری کی دنیا میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ان کے کلام کا پہلا مجموعہ ''لمحوں کی خطا'' ۲۰۰۶ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوکر خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔پیش نظر ان کے نعتیہ کلام کا پہلا اور ان کی شاعری کا دوسرا مجموعہ ہے۔حضرت خادمؔ نے شاعری کی دنیا میں قدم رکھا تو بحیثیت غزل گو اپنا تأثر قائم کیا مزاج میں مذہبیت ہے حمد ونعت مرغوب ہے جب ادھر رخ کیا تو نعت گوئی میں خوب خوب مضمون آفرینی کی ،زبان وبیان کے خزانے لٹائے خیال کی ندرت کے ساتھ ساتھ لفظیات میں وسعت پیدا کی

نغمگی اورترنم پر مائل ہوئے تو طویل بحروں اورطویل ردیفوں سے کلاسیکی اردو
شعراء کی یاد تازہ کردی اردو، فارسی ،عربی کے علاوہ ہندی الفاظ سے سے بھی
انہوں نے اپنی شاعری کی تزئین کی ہے۔دیو مالائی اصطلاحوں سے بھی کام لیا ہے
، اسلامی تلمیحات اور قران و حدیث کے اقتباسات تو ہمارے شاعر کے گھٹی میں
پڑے ہیں اور نعت جیسے موضوع کے لئے ان سے کام لینا ہی تھا یہ جائے حیرت
نہیں ہے۔

جناب خادؔم کے اس مجموعے میں نعت صرف غزل کی ہیئت میں ہے
عام طور پر نعت گوشعراء اسی ہیئت کا استعمال کرتے ہیں ۔لیکن نعتیں اردو کی جملہ
اصناف سخن میں کہی گئی ہیں ۔مثنوی،قصیدہ،قطعہ،مسدس،اور مسمط کی بہت سی
قسموں کے علاوہ رباعی ،مستزاد،اور بعض جدیداور مشرق ومغرب سے مستعار
اصناف مثلاً ہائی کو (جاپانی صنف سخن) سانٹ (انگریزی صنف سخن) دوہے
(ہندی) ثلاثے (جدید) ماہیئے (پنجابی) وغیرہ میں بھی سرورکائنات ﷺ کے
لئے نذرانہ عقیدت کے پھول نچھاور کئے گئے ہیں ۔مدراس کے جناب علیم صبا
نویدؔی نے اردونعتیہ شاعری میں ہیئتی تجربوں پر باقاعدہ تحقیق کرکے کتاب بھی
شائع کی ہے ۔لیکن غزل کی ہیئت میں نعت کہنے کا سلسلہ قائم ہے اور رہے گا
خصوصاً طرحی نعتیہ مشاعروں سے اس صنف میں نعت گوئی کے فروغ کا امکان

قوی تر ہوتا جاتا ہے۔

عربی، فارسی اور اردو میں نعت گوئی اپنی انتہائی بلندیوں کو چھو چکی ہے
حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے عہد مبارک سے آج تک شمع
رسالت کے پروانوں نے جب بھی شعر کے قالب میں اپنے جذبات ومعتقدات
کا اظہار کیا ہے تو اپنا کلیجہ نکال کر رکھ دیا ہے۔صحابہء کرام رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین کے حسن نظر اور عقیدت ہائے پر اثر کا کیا کہنا! تابعین اور
تبع تابعین کے بعد اور پھر عربی کے بعد فارسی میں نعت کے ایسے ایسے لعل وگہر
حضرت جامؔی، حضرت سعدؔی اور دیگر بے شمار اکابرین اور پھر ہندستان میں امیر
خسرو سے مرزا غالب وغیرہم کے یہاں ملتے ہیں ۔جن کا کوئی ثانی نہیں ہے اردو
میں عصر حاضر (علامہ اقبال سے آج تک)نعت گوئی کی مقبولیت کا عہد ہے
۔ بالخصوص گزشتہ تین دہائیوں میں برصغیر (ہندوپاک میں)نعتوں کے بے شمار
مجموعے نکلے ہیں جن پر الگ الگ ،علاقہ وار اور مجموعی طور پر تحقیقی کام کی
ضرورت ہے اور تحقیقی مقالے لکھے بھی گئے ہیں اور لکھے بھی جارہے ہیں۔گویا یہ
عہد جس طرح خدا کی طرف سے بنائے ہوئے سارے جہانوں کے سرور وسردار
کے خلاف عداوتوں اور بغض وعناد کی تشہیر کے لئے تاریخ عالم میں پہچانا جائے
گا ،اسی طرح حق پرستوں ،حق شناسوں اور محبت رسول کے دیوانوں کی والہانہ
عقیدت کے لئے بھی بالخصوص نفرتوں کا مقابلہ محبتوں سے کرنے کی بنا پر بھی ممیّز
وممتاز ہوگا۔ یہ اسی رحمت اللعالمین کی ذات اقدس کا فیض ہے کہ جناب خادؔم
جیسے ہمارے متعدد مخدوم اس رحمت ومحبت والے کا پیغام سارے عالم تک پہنچا

رہے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ دیکھو ہمارے آقا تمہارے لئے بھی امن وعافیت سلامتی اور راست روی انسانیت، حق پرستی اور نجات اخروی کا سند لائے ہیں۔نفرتوں کے گرداب میں پھنس کر چکر کھانے والو،تم کس کی دشمنی پر آمادہ ہو، اپنے محسن سے روگردانی تو روگردانی محسن کشی کی ناکام اور ناپاک کوشش کر کے منہ کی کھاتے ہو اور چاند پر خاک ڈالنے کا فعل بدانجام دیکر خود اپنا منھ کالا کرتے ہو

۔

ہاں تو حضرت خادمؔ کا نعتیہ کلام غزل کی ہیئت میں ہے اور غزل کی نمایاں ترین صفت تغزل سے بھی بہرہ ور ہے۔جب اس جہت سے ہم خادم کی نعتیہ شاعری پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں بیسویں صدی عیسوی کے اوائل کے مقتدر ثناخوانِ مصطفیٰ (علیہ الصلوۃ والثنا)یعنی حضرت احمد رضا خان رضاؔ کی نعتوں کا اندازِ سخن یاد آتا ہے جناب خادمؔ ان بزرگ کے عقیدت مندوں میں ہیں،ان کا رنگِ کلام ان پر کیسے اثر انداز نہ ہوتا۔حضرت رضا بھی نعت میں غزل کے مضامین اور طرز اظہار بروئے کار لاتے ہیں اور سرکارِ فخر موجودات میں تعظیم وتکریم کے موتی نچھاور کرتے ہیں۔یہاں تفصیل کا موقع نہیں ہے۔اعلیٰ حضرت کے شعری مجموعہ ''حدائق بخشش'' پر ایک مختصر مضمون اس ہیچمداں نے اعلیٰ حضرت پر ایک کُل ہند سیمینار منعقدہ ۹ ؍مارچ ۲۰۰۸ء بمقام الجامعۃ الرضویہ پٹنہ سیٹی میں پڑھا تھا۔اس میں ایسے چند اشعار کی نشاندہی کی گئی ہے۔یہاں اس مضمون کی نقل میرے پیش نظر نہیں ہے بر سبیل تذکرہ ان کی ایک نعت شریف کا حوالہ دیتا چلتا ہوں ؎

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جناب خادمؔ کے یہاں بھی یہ رنگ جا بجا ملتا ہے مثالوں کے لئے تو یہ سارا مجموعہ پیش نظر ہے ایک دو شعر بطور نمونہ ؎

؎ پرسش غم کو چلے آئے تھے پل بھر کے لئے

کتنا تازہ ہے مگر آج بھی تربت کا گلاب

؎ گل تو کیا چیز ہے کہیئے تو گلستاں دے دوں

دے نہیں سکتا مگر ان کی محبت کا گلاب

؎ گلاب وسنبل وریحاں کی بات ہی کیا ہے

ہر ایک شاخ تمنا پہ ہے نوا روشن

؎ اے حسن ملیح دل آرا کیا بات تیری زیبائی کی

حوریں ہیں بلائیں لینے کو رستے میں کھڑی سودائی

کی

جناب خادمؔ نے عصر حاضر کی نعت خوانی سے غالبًا اثر قبول کیا ہے کہ کائنات کے مسائل اور عالمی و بین الاقوامی حالات حاضرہ کو بھی نعت کے دائرے میں سمیٹ لیا ہے۔بالخصوص بعد کی نعتوں میں ان کی یہ خصوصیت زیادہ نمایاں ہے۔ مثلاً یہ تین شعر ایک ہی نعت شریف کے ؎

؎ مایوسیاں ہیں دین نبی میں حرام جب

منظر ہرایک سمت کیوں یہ بزدلی کا ہے

ے بڑھ کر یزید وقت سے اک بار پوچھئیے
کیوں سلسلہ یہ قتل کا غارت گری کا ہے

ے رنگیں زمیں ہے خون مسلماں سے ہر طرف
مسلم ہی کیا نگاہ میں بکرا بلی کا ہے

اور پھر۔

ے وہ ترا ہی حکم جہاد ہے یہ جو سہا سہا فساد ہے
ترا نسخہ نسخہء کیمیا یہی ہر ستم کا علاج ہے

خادمؔ کی نعتیہ شاعری میں بعض دل کش اور مترنم بحروں کا استعمال ہے اور ایسی خوب صورت دلآویز صوتیات ہیں جو دامن کش دل ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ تجزیاتی بحث کروں اور عرض کروں کہ بعض مناظر کو ابھارنے والے الفاظ کیسے ہیں۔ لیکن تطویل بار خاطر نہ ہو لہذا فقط طویل مترنم بحروں طویل ردیفوں اور صوتیاتی تاثیر کی چند ملی جلی مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ ے

قلزم نور نکہت میں ڈوبا تھا میں آپ اپنی نظر میں عجوبہ تھا میں
لب سے لب جب ملے تو ہوا یہ یقیں نام نامئی خیر الانام آگیا
مجھ سے عصیاں شعاروں پہ یا مصطفٰے، کیجئے اب خدارا نگاہ عطا
دور کب تک رہیں کتنے غم اب سہیں، عمر پوری ہوئی وقت شام آگیا

ے موسم باراں میں جیسے چھائی رہتی ہے گھٹا

میرے احساسات پر چھا جایئے میرے حضور

ے دیدہ و دل آپ کی خاطر ہیں کب سے فرش راہ
آیئے آجایئے آجایئے میرے حضور

ے جانے کب پیک اجل آجائے مجھ کو لے چلے
اپنے روضے پر کبھی بلوایئے میرے حضور

ترا ذکر پاک مرے نبی مرے درد و غم کا علاج ہے
مرے زخم دل کی دوا ہے یہ مری چشم نم کا علاج ہے
رخ زندگی ہے دھواں دھواں کبھی آہ لب پہ کبھی فغاں
وہ تو کہئے یاد حضور ہے جو ہر ایک غم کا علاج ہے

ے مقدر اوج پر ہے درتمہارا ہم نے پایا ہے
زمیں پر عرش اعظم کا ستارا ہم نے پایا ہے

ے خدا کو اس قدر پیاری ہے ان کی صورت و سیرت
بھرا توصیف سے قرآں کا پارہ ہم نے پایا ہے

ے قلب مضطر وہ کمالات کہاں سے لاؤں
دل نشیں طرز بیانات کہاں سے لاؤں

ے عشق کہتا ہے مدینے میں ہو تربت اپنی
دل یہ کہتا ہے وہ اوقات کہاں سے لاؤں

ے میں تو رومی ہوں نہ رازی نہ غزالی نہ رضا

نور ونکہت سے بھری رات کہاں سے لاؤں

جدید نعت گوئی نے طرز فکر و انداز تمثیل میں علائم و رموز، استعارہ و تشبیہہ جیسے شعری اظہار کے سانچوں میں جدت کی روش عام کو اپنایا ہے۔

یہ جدتِ ادا پاکستانی نعت گوئی سے ہندوستان تک پہنچی ہے۔حضرت خادمؔ کے یہاں جو تشبیہ ہ واستعارہ میں روایات کی پاسداری ملتی ہے، وہ پورے کلام میں جا بجا روشن ہے۔اس کی مثالیں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔لیکن جدتِ اظہار کے نمونے بھی ان کے یہاں ملتے ہیں۔اس کی طرف ہلکا سا اشارہ کرنا کافی ہوگا اب تک جو استعارہ ان تعارفی کلمات میں پیش کئے گئے ہیں انہیں میں بہت سے شعر مل جائیں گے یہاں صرف یہ عرض کرنا ہے کہ۔خادمؔ کی وہ نعتیں دیکھئے جن میں ردیف یا قافیے سے ہی استعارہ و تشبیہہ کے جدید پہلو نکالے گئے ہیں۔مثلاً وہ نعت شریف ملاحظہ ہو جس کی ردیف'' گلاب ''ہے اور قافیہ'' شفاعت''''مدحت'' وغیرہ یہ زمین ہی دعوت دیتی ہے کہ جدید مضامین پیدا ہوں اور مشابہت کی جدت کے نئے عنوانات تلاش کئے جائیں چنانچہ۔مدحت کا گلاب ،بھی شفاعت کا گلاب، بھی امامت کا گلاب بھی ہے، وغیرہ وغیرہ۔اسی طرح لکھ ردیف میں پندار، عطار، قافیے ہیں۔اور ان سے نئے نئے مضمون ذہن شاعر

میں آتے ہیں البتہ ایسی ردیفوں میں کبھی کبھی دشواری یہ پیش آتی ہے کہ ردیفیں معلّق رہ جاتی ہیں اور قافیوں سے ان کا ربط ناگزیر نہیں رہتا۔مثلاً ے

ے تو غلام مصطفےٰ ہے تو تجھے کیا خوف ہے

ان کا دامن تھام لے اور ہو جا دریا پار لکھ

لیکن بیشتر جدت اظہار سے دلآویز پیکر ابھارے گئے ہیں مثلاً

ے نطق ما اوحی کی اتنی خوشنما تفسیر ہے

جیسے روشن آئینے میں ہو کوئی گلنار لکھ

ے چشم مازاغ البصر ہے چشمۂ آب حیات

تشنگی دل کی بجھاتے ہیں جہاں ابرار لکھ

جدت کی مثالیں ردیف 'اتری' قافیہ 'زندگی' 'چاندنی' والی نعت اور ردیف 'ڈھونڈ لیتی ہے' کے ساتھ 'قیادت' 'سیادت' 'امامت' والی نعت میں دیکھی جاسکتی ہیں۔مثالیں اور بھی ہیں خوف طوالت سے صرف نظر کرتا ہوں۔

حضرت مفتی محمد قاسم ابراہیمی خادمؔ کی نعتیہ شاعری کا ایک اور وصف عشق رسول میں سرشاری کی کیفیت ہے۔ان کے ذہن وعقیدہ دل اور زبان سب میں ہم آہنگی اور پختگی ہے، وہ جو بھی کہتے ہیں بحر عشق میں ڈوب کر کہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے یہاں وجد کی سی کیفیت ہے اور کہیں بھی یہ محسوس نہیں ہوتا کہ وہ

”برائے شعر گفتنی خوب است“ کے طور پر کہتے ہیں۔ سرور کائنات، فخر موجودات ، باعث تکوین جہاں ، نبئ ہر زمان ومکاں، سید الثقلین ، وسیلتنا فی الدارین ، حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی غلامی کے احساسِ تپاں سے جس طرح ہر مومن صادق کا دل تڑپتا اور دھڑکتا ہے خادمؔ اسی احساس فرواں سے شرابور ہیں اور یہی ان کی نعت گوئی کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ اگر وہ اسی طرح نعت گوئی میں منہمک رہے تو بہت جلد اردو کے چند چیدہ ومنتخب نعت گویوں میں ان کا مقام متعین ہوگا۔ اور اگر وہ اس کے بعد کچھ اورنہیں بھی کہیں تو یہ کلام جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ انشا اللہ الرحمٰن ان کے لئے وسیلۂ نجات وباعث ترقئی درجات ہونگے۔

نجم الہدیٰ

۳۰ رجون ۲۰۰۸ء

خادمؔ نعت گو

پروفیسر ڈاکٹر سید طلحہ رضوی برقؔ
سابق صدر۔ ویر کنور سنگھ یونیورسیٹی، آرا
زیب سجادہ آستانۂ چشتیہ نظامیہ
داناپور کینٹ پٹنہ

حضرت العلام مولانا مفتی محمد قاسم صاحب خادمؔ مظفر پوری سے میری ملاقاتوں اور شناسائی کے تقریباً پینتس سال گذر چکے۔ مدرسہ تیغیہ ماری پور مظفر پور کے جلسوں نیز نعتیہ طرحی مشاعروں میں ان کی باوضع شخصیت، سنجیدگی متانت، کم سخنی وخوش خلقی اور باوقار رکھ رکھاؤ سے میں بے حد متأثر رہا ہوں۔ ایک عالم دین ومفتئ شرع متین ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی شاعرانہ صلاحیت اور ساحرانہ خطابت کا زمانہ قائل ہے۔

ان کا تبحر علمی دقیقہ سنجی اور نکتہ آفرینی اپنی مثال آپ ہے وہ قومی وملی مسائل پر غائر نظر رکھتے ہیں۔ ان کے ہمدردانہ جذبات، مفکرانہ خیالات اور دانشورانہ نظریات سے عوام وخواص یکساں متأثر رہے ہیں، لہذا عصری سیاست وقیادت کے پیش نظر عوام نے انہیں حکومت بہار کی لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے اپنا نمائندہ بھی منتخب کیا اسمبلی میں ان کی مؤثر تقاریر ومدلل بیانات اور فکر وتدبر کی تجلیاں دیکھ کر ارباب اقتدار نے انہیں قلمدان وزارت تک سپرد کیا

۔برسوں وزارت کے عہدۂ جلیلہ پر آپ کامیابی کے ساتھ متمکن رہے۔

مفتی محمد قاسم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جودت طبع کے ساتھ ندرت فکر سے بھی نوازا ہے۔شعروسخن کا ذوق فطری ہے۔مگر اس کے اظہار میں وہ بہت محتاط ہیں بسیار گوئی کے قائل نہیں اور نہایت خاموشی سے عروس شاعری کی زلفیں سنوارتے ہیں۔ڈیڑھ دو سال قبل ان کی ایک سو چودہ غزلوں کا ایک خوبصورت مجموعہ ''لمحوں کی خطا'' کے نام سے منظر عام پر آیا۔وہ اپنی خوش شاعری کی تشہیر نہیں چاہتے۔ان کے احباب اور مداحوں نے ''مکتبہ غوثیہ'' کی طرف سے منتشر غزلوں کو ترتیب دے کر شایع کر دیا۔

اب مفتی صاحب نے محسوس کیا کہ غزلیں جب شایع ہوگئی ہیں تو ان کا وہ کلام جو سوز دروں اور گداز قلب کے ساتھ آقائے نامدارﷺ کی مدح وثنا میں زاد آخرت بن چکے ہیں روشناس خلق ہونے سے محروم کیوں رہیں۔یہی احساس تھا جس نے ''لمحوں کی عطا'' کے نام سے ان کی دل کش ودل نشیں نعتوں کو یکجا کر دیا۔

صنف غزل کو اردو شاعری کی آبرو کہا گیا، مگر حق یہ ہے کہ نعت شریف اردو کیا ہر شاعری کی جان بلکہ ایمان ہے۔خالق کائنات نے جس کے طفیل کائنات خلق کی وہ اس کا محبوب ہے۔اور اس کے محبوب سے عشق ومحبت رکھنے والا اسے عزیز۔ہاں! پنگھٹ کی یہ ڈگر کٹھن بہت ہے۔

صنف نعت پر گفتگو کرتے ہوئے اب تو عرفی شیرازی کے اس شعر کا

حوالہ ناگزیر سا ہو گیا ہے۔ ؎

عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحرا
ہشدار کہ رہ بر دم تیغ است قدم را

بات یہ ہے کہ آج ہر کس وناکس نعت لکھنے کا سودائی ہے مگر یہ شوق شاعری محض ایک رسم بن کے رہ گیا ہے۔نعت کا تعلق صدق جذبات اور اخلاص عقاید سے ہے۔نہ کہ ہر کافر مشرک، فاسق وفاجر تفریحاً نعت لکھے اور مشاعروں میں نوٹنکی کرتا پھرے۔

حضرت خادمؔ ایک عالم دین ہیں، مفتی شرع متین ہیں، قرآن حکیم کی وہ آیات کریمہ جنہیں ہم مدحت ونعت رسول سے تعبیر کرتے ہیں۔مفتی صاحب پر یقیناً روشن ہیں اور وہ ان کی تفسیر وتعبیر میں خود رطب اللسان رہے ہیں۔آپ نے بڑی ہوشمندی اور فنکاری کے ساتھ نعتیں لکھی ہیں۔وہ جس نے سیرت رسول پر اپنے صد ہا روح پرور خطابات سے عروق مردہ میں عشق رسول کی بجلیاں بھر دی ہوں، وہ جس نے اسوۂ حسنہ کی تبلیغ کو اپنا مقصد زندگی بنا لیا ہو اس کی نعتوں کے معیار بلند کا کیا کہنا۔

آیئے! ہم دیکھیں جناب خادمؔ کی نعتوں نے اردو شاعری کے سرمایہ میں کتنی صحت مند روایتوں اور فنی محاسن کی حامل نعتوں کا اضافہ کیا ہے۔

زبان کے شاعرانہ مزاج سے آشنائی، مسلمات شعری کا وقوف، فنکارانہ

انداز بیان، روزمرہ ومحاورات پر دسترس، کتاب واحادیث کا علم اور سب سے بڑھ کر نعت کے لئے عشق ومحبت رسول کی سچی رمق، رقت قلب وگداز جاں کا لازمی عنصر صنف نعت کی بنیادی شرطیں ہیں۔ظاہر ہے کہ مفتی محمد قاسم صاحب نے اپنا تخلص خادمؔ محض قاسم کا ہم وزن اور قافیہ سمجھ کر نہیں رکھا ہے۔ بلکہ اس کے پیچھے وہ احساسات وعوامل کارفرما ہیں جو کسی شخصیت کو محترم معتبر اور مقبول بنانے کے لئے ازبس ضروری ہیں۔کسی شاعر کا کلام اس کی شخصیت کا آئینہ ہوتا ہے بالخصوص نعتیں جن کی شفافیت، پاکیزگی اور تقدس میں کلام نہیں۔

لیجئے ہم آپ کو اس آئینہ خوش آب کے روبرو کرتے ہیں جس میں علم وعرفان کے مختلف زاویوں سے ممدوح ومداح کے ارتباط مستحکم کی تابانیاں خیرہ کن دیدہ ونگاہ ہیں۔نعتوں کے یہ منتخب اشعار بغیر کسی تشریح وتجزیہ کے اہل علم ارباب نظر اور اذہان رسا کو نذر کرتا ہوں۔مشک آں است کہ خود ببویدنہ کہ عطار بگوید۔

ے آپ نے رکھا قدم دھرتی کی قسمت تر گئی
زندگی کے رحل کو قرآں کا پارہ مل گیا

ے چہرہ ہے ترا وَالْفَجْرُ شہا زلفیں ہیں تری وَالَّیْلُ اگر
ازفرش زمیں تا عرش بریں انوار کا میلہ آٹھوں پہر

ے کیا تماشہ ہے کہ اک امی لقب کے سامنے
سر بسجدہ علم ودانش کا ہے ہر پندار لکھ

ے کتنے آئے گئے باقی نہ نشاں ہے کوئی
ان کا زندہ ہے مگر نقش قدم کیا کہنا

ے چاند تارے تو میسر ہیں فلک کہتا ہے
خاک طیبہ تیرے ذرات کہاں سے لاؤں

ے میری معراج نظر آپ کے جلووں کا سراغ
میں بھلا سیر سماوات کہاں سے لاؤں

ے کوئی موسم ہو وہ گلزار بنا دیتا ہے
ہائے کیا چیز ہے سرکار کی الفت کا گلاب

ے سورۃ اَلْحَمْد سے وَالنَّاسُ تلک پڑھ جاؤ
کوئی صورت کا ہے ان کی کوئی سیرت کا گلاب

ے ترے حضور خدایا جو حاضری ہو مری
نگاہ ودل میں رہے روے مصطفےٰ روشن

ے پہن کے جامہء انسانیت قرینے سے
زمیں پر عرش معلیٰ کی روشنی اتری

ے زلف شب گوں کی قسم عارض گلگوں کی قسم
کب نگاہوں نے کبھی دیکھی دھنک ایسی ہے

ے تیری ہر بات زمانے سے نرالی ہے شہا
جس کی تمثیل نہیں نوک پلک ایسی ہے

ے خدایا میری قسمت میں مدینے کی زمیں لکھ دے
سنا ہے موت بھی واں باعث توقیر بنتی ہے

ے دیدہ و دل آپ کی خاطر ہیں کب سے فرش راہ
آیئے آجایئے میرے حضور

ے محسوس کچھ ایسا ہوتا ہے آقا نے بلایا ہے مجھ کو
بے تاب نظر بے چین ہے دل چل سوئے مدینہ جلدی چل

ے درِ کریم پہ آیا ہوں التجا کرنے
غریبِ شہر ہوں سرکار اپنا در دیجے

ے غرور تیرہ شبی چور چور ہو جائے
مرے حضور شب غم کی وہ سحر دیجے

ے آتے ہیں فرشتے بھی سمیٹے ہوئے پر کو
طیبہ جسے کہتے ہیں عجب روے زمیں ہے

ے منگتا ہوں مگر ایسے سخی کا کہ زبان پر
آتا ہی نہیں جس کی کبھی لفظ ''نہیں'' ہے

جناب خادمؔ کی مختلف نعتوں سے لئے گئے یہ اشعار ان کی نعتوں کے ایک

مخصوص آہنگ کا پتہ دیتے ہیں۔ وہ نعت میں علوئے فکر و پرواز خیال کے شاعرانہ تصنع سے بچتے ہوئے سرکار دو عالم ﷺ سے اپنے والہانہ ربط اور اس چاہت کا اظہار کرتے ہیں جس میں سچی محبت و فدائیت سادگی کا حسن لئے نمایاں ہے۔

طلحہ رضوی برق

۲۳ / جون ۲۰۰۸ء

تلوار کی دھار پر چہل قدمی

پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی

صدر شعبہء اردو بہار یونیورسٹی مظفر پور

حضرت مولانا مفتی محمد قاسم صاحب مدظلہٗ ایک ممتاز عالم دین اور مایہء ناز خطیب کی حیثیت سے ملک کے طول وعرض میں جانے اور پہچانے جاتے ہیں سیرت پاک کے جلسوں اور کانفرنسوں میں عظمت ومحبت رسول ﷺ ان کا خاص موضوع ہوتا ہے ۔کیونکہ یہی ان کی زندگی کا سب سے اہم مشن اور مقدس نصب العین ہے ۔شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال کا بھی یہی نظریہ حیات تھا ملاحظہ ہو۔

”میں سمجھتا ہوں کہ ہندستان میں ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی کے لئے رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس ہی ہماری سب سے بڑی اور کارگر قوت ہوسکتی ہے۔“

(بحوالہ کلیات مکاتیب اقبال جلد سوم صفحہ ۵۷ رمکتوب بنام عبدالجلیل منگلوری)

علامہ اقبال سے مفتی صاحب کی یہ ذہنی وفکری ہم آہنگی قابل صد مبارک باد ہے ۔اسی پیغام محبت کو ملت بیضاء تک پہنچانے کے لئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر رکھی

ہے

ادھر ان کی ایک اور پوشیدہ صلاحیت بتدریج منظر عام پر آرہی ہے ۔اور وہ ان کا نعت گوئی سے فطری لگاؤ ہے ۔جو سراسر ودیعت ربانی ہے ۔اس میں ان کی شعوری کاوش اور کسب واکتساب کا کوئی دخل نہیں ۔یہی وجہ ہے کہ اس میدان میں کوئی ان کا رہبر ورہنما نہیں ۔یعنی فطرت نے خود بخود لالہ کی حنا بندی کی ہے ۔اس لئے اس کی خوشبو،خوش رنگی لطافت اور نفاست آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور عطا کرتی ہے ۔اپنی نعتیہ شاعری کے ذریعہ وہ انہیں افکار وخیالات کی تبلیغ و ترجمانی کرتے ہیں ۔جن کے لئے ان کی خطابت مشہور ہے یعنی۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے

دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کردے

میں ان کے کلام سے مثالیں دے کر اپنی بات کو طول نہیں دینا چاہتا آپ براہ راست پیش نظر مجموعہ نعت کا مطالعہ کر کے اپنے دیدہ ودل کو منور کریں اور دیکھیں کہ ایک مُؤَیَّدُ مِنَ اللّٰہ شاعر کس طرح تیز تلوار کی دھار پر مستانہ وار قدم بڑھاتا ہے بلکہ چہل قدمی فرماتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

فاروق احمد صدیقی

۲۹؍جون ۲۰۰۸ء

این سعادت بزور بازو نیست

پروفیسر ڈاکٹر سید شاہ حسین احمد
زیب سجادہ، خانقاہ حضرت دیوان شاہ ارزاں پٹنہ
وصدر شعبہء اردو و فارسی۔ ویر کنور سنگھ یونیورسٹی آرہ بہار

نعت صنف سخن نہیں ہے کیونکہ ابھی تک نہ اس کا فارم مقرر ہے اور نہ اجزاے ترکیبی۔ ہاں! عنوان مضامین یا وصف مضامین ضرور قرار دیا جا سکتا ہے جس طرح اردو شاعری میں تصوف ایک مضمون ہے تغزل ایک مضمون ہے اسی طرح نعت بھی، کیونکہ نعت غزل کے فارم میں بھی لکھی جاتی ہے۔ قصیدہ کے فارم میں بھی مثنوی و مسدس کے فارم میں بھی اور قطعہ و رباعی کے فارم میں بھی ۔جہاں تک اس کی تاریخ کا سوال ہے تو نعت گوئی کی تاریخ قرون اولیٰ سے شروع ہوتی ہے اور اولیت کا سہرا حضرت ابوطالب کے سر بندھتا ہے۔ حضرت ابوطالب کے بعد حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نعتیں لکھیں اور ان کے تتبع میں عربی اور فارسی زبان میں بے شمار نعتیں لکھی گئیں۔

عربی اور فارسی شاعری میں نعتیہ کلام کے شمار اور معیار کا کیا کہنا لیکن

جہاں تک اردو میں نعتیہ شاعری کی بات ہے تو شعراء اردو بھی ابتدا ہی سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عقیدت و محبت کے موتی نذر کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ اردو شاعری کی تقریبا تمام اصناف سخن غزل ،قصیدہ ،مثنوی، مسدس، قطعہ، رباعی اور نظموں کی مختلف ہیئتوں میں نعتیہ اشعار بکثرت ملتے ہیں۔ حالانکہ یہ فکر وفن کا وہ مرحلہ ہے جہاں کئی سخت مقامات آتے ہیں۔اور سر مو تجاوز کرنے پر پرِ پرواز جل جانے کا خطرہ رہتا ہے اسی لئے یہاں شاعر کو غایت درجہ محتاط رہنا پڑتا ہے اور دامن ہوش کی گرفت سخت سے سخت کرنا پڑتی ہے اسی لئے عرفی نعت گو کو متنبہ کرتا ہے،

عرفی مشتاب ایں راہ نعت است نہ صحرا
آہستہ کہ رہ بر دم تیغ است قدم را

جہاں تک اردو میں نعت گوئی کی تاریخ کا سوال ہے تو اس کی ابتدا ابھی تک کی تحقیق کے مطابق مثنوی ''کدم راؤ پدم راؤ'' سے ہوتی ہے۔ جو نویں صدی ہجری کی تیسری دہائی کی تصنیف ہے ۔اس کے بعد دیکھا جائے تو تقریبا تمام شعری مجموعہ کی شروعات حمد و نعت ہی سے ہونے لگی ۔ یہاں تک کہ شعراء اردو نے عشقیہ مثنوی کی ابتدا بھی حمد و نعت ہی سے کرنا لازمی جانا۔ لیکن ۱۲ویں صدی ہجری تک وصف نعت کو ضمنی حیثیت حاصل رہی ۔۱۳ویں صدی ہجری وصف نعت کے لئے مبارک ثابت ہوئی اور کئی اہم نعت گو شعراء پیدا ہوئے جن میں محسن کاکوروی، مولانا احمد رضا خان بریلوی، آسی غازی پوری، اور اکبر داناپوری وغیرہ

کی شخصیت نمایاں ہے۔اور ۱۵ ویں صدی ہجری کے آتے آتے سال میں پچیس تیس نعتیہ مجموعے شائع ہونے لگے ابھی میرے پیش نظر حضرت مولانا مفتی محمد قاسم خادمؔ کا مجموعہ نعت ہے مفتی صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں اور ہر پہلو اہم، روشن اور تابناک ہے۔

بحیثیت مفتی آپ نے جو فتاویٰ لکھے ہیں وہ اپنے دلائل اور مآخذ کے اعتبار سے بہت ہی اہمیت کے حامل ہیں۔فن خطابت میں اپنی مثال آپ ہیں بلکہ۔

ع ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے

سیاسی داؤ پیچ سے تو میں واقف نہیں لیکن جب مفتی صاحب نے میدان سیاست میں قدم رکھا تو کرسیٔ وزارت تک پر متمکن رہے۔مفتی صاحب پیر طریقت بھی ہیں اور ایک اچھے انسان بھی، سینے کے اندر ایک شاعر کا دھڑکتا ہوا دل بھی رکھتے ہیں۔اور اس دھڑکن کی صدا آپ کو ''لمحوں کی خطا'' میں سنائی دی ہوگی اور اب یہ دھڑکتا ہوا دل سوز عشق میں ڈوبا ہوا ہے اور حبِّ نبیٔ ﷺ سے لبریز ہے۔اس کا عکس آپ کو اس مجموعہ نعت میں نظر آئے گا۔

جب میں کوئی مجموعہ نعت دیکھتا ہو تو سب سے پہلے میری نظر اس بات کی متلاشی ہوتی ہے کہ نعت گو نے نعت کے تقاضے کو کس حد تک پورا کیا ہے ۔نعت گوئی کی پہلی شرط یہی ہے۔کہ نعت گو مضامین نعت سے آشنا ہو اور اپنے خیالات و جذبات کو اِدھر اُدھر بھٹکنے نہ دے بلکہ نعتیہ مضامین ہی کو پیکرِ شعر میں

ڈھالنے کی اہلیت رکھتا ہو۔

جہاں تک میں اس نعتیہ مجموعہ کو دیکھ سکا ہوں اس میں جناب خادمؔ نے جس انداز سے مضامین نعت کو پیکر شعر میں ڈھالا ہے۔اس سے ان کی وسعتِ علمی حضور نبیٔ کریم عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالتَّسْلِیْم سے والہانہ محبت اور حضور ﷺ کی سیرت پاک پر غائر نگاہ رکھنے کا یقین جاگ اٹھتا ہے۔مثال کے طور پر مندرجہ ذیل اشعار پڑھئے۔

ے خدا کو اس قدر پیاری ہے ان کی صورت و سیرت
بھرا توصیف سے قرآں کا پارہ ہم نے پایا ہے

ے ہائے وہ قرب دنیٰ منزل قاب قوسین
کس بلندی پہ کھلا جا کے ہے رفعت کا گلاب

ے عجب بخشی ہے قدرت نے بھی ان کو شان زیبائی
ہجوم انبیاء میں بھی امامت ڈھونڈ لیتی ہے

ے لاریب تجھے حق نے ہے بے مثل بنایا
بندے ہو مگر ایسے کہ ثانی ہی نہیں ہے

ے نہیں کھلتی گرہ کوئی بھی جب آیات قرآں کی
محمد مصطفےٰ ﷺ کی زندگی تفسیر بنتی ہے

ے رحمتیں نازل ہوں لاکھوں ان کی ذات پاک پر

بج رہا ہے جن کا ڈنکارفعت افلاک پر

جمال سید عالم کا پوچھنا کیاہے
چمن چمن ہے چراغاں شجر حجر روشن

سنگ ریزوں نے بھی جس کے حسن کا کلمہ پڑھا
کون ہے وہ ماسوائے احمد مختار لکھ

خاتم ہے جہاں اور تو مانندِ نگیں ہے
تجھ سا ہو کوئی دوسرا ممکن ہی نہیں ہے

ان اشعار میں شاعرانہ لطافت اور دل آویزی کو برقرار رکھتے ہوئے حضورﷺ کے فضائل ومحامد اور امتیازات وکمالات کو اس قدر جامعیت اور بلاغت کے ساتھ بیان کرنا خادؔم کا ہی حصہ ہے۔جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جب وجدانی شعور بیدار ہوتا ہے تو شاعری اترتی ہے اور ایسے وقت میں جب شعر کا نزول ہوتا ہے تو اس میں بے پناہ سادگی ،بے تکلفی ،روانی اور برجستگی ہوتی ہے اور یہی فن پارہ جب کسی ناقد کے سامنے ہوتا ہے تو ناقد اسے الہامی شاعری قرار دیتا ہے اس مجموعہ نعت میں کئی ایسی نعتیں ہیں جن میں بے پناہ روانی ،سادگی اور برجستگی ہے۔مثلاً یہ نعت ملاحظہ ہو۔

قلب مضطر!وہ کمالات کہاں سے لاؤں
دل نشیں طرز بیانات کہاں سے لاؤں

عشق کہتا ہے! لکھو نعت نبیؐ اکرم
دل یہ کہتا ہے ! وہ جذبات کہاں سے لاؤں

میں تو صدیقؓ و عمرؓ ہوں نہ تو عثمانؓ وعلیؓ
ان کے جلووں کی وہ بارات کہاں سے لاؤں

میں تو رومیؔ ہوں نہ سعدیؔ نہ غزالیؔ نہ رضاؔ
نورونکہت سے بھری رات کہاں سے لاؤں

دل کے ٹکروں کو ملاؤں تو بنے نعت نبیﷺ
میرے مولیٰ وہ کمالات کہاں سے لاؤں

مدح خواں جس کا خدا خود ہے خدائی ساری
اس کی مدحت کروں اوقات کہاں سے لاؤں

معترف ہوں بخدا نعت نہیں لکھ سکتا
نعت لکھے جو تیری ذات کہاں سے لاؤں

چند قطرے ہیں محبت کے مری آنکھوں میں
ان سے بہتر کوئی سوغات کہاں سے لاؤں

توجو چاہے تو انہیں نعت کا درجہ دیدے
معصیت کار ہوں وہ بات کہاں سے لاؤں

اتنا سننا تھا کہ رحمت کی گھٹا جھوم اٹھی

کیوں یہ کہتا ہے کہ اوقات کہاں سے لاؤں

میں نے اشکوں کو ترے نعت کا درجہ بخشا ؎

اب نہ کہنا یہ کبھی "بات" کہاں سے لاؤں

یا یہ نعت جس کا مطلع ہے ؎

اے دل مضطر سنبھل نعت شہہ ابرار لکھ

"مدحت سرکار میں ڈوبے ہوئے اشعار لکھ"

یا یہ نعت ؎

پاس کچھ اپنے نہیں دولت نسبت کے سوا

ان کی الفت کے سوا ان کی محبت کے سوا

یا یہ نعت ؎

حضور آئے جہاں میں ہوئی فضاء روشن

زمیں زماں ہی نہیں بلکہ "دوسرا" روشن

اس طرح کی اور بھی نعتیں جسے ناقد کی زبان میں الہامی نعتیں کہی جائے گی لیکن مجھے شریعت کا پاس رکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

واردات قلبی کا نمونہ دیکھنا ہو تو یہ دونوں نعتیں پڑھیں۔

کبھی اے کاش ہم بھی زائر کوئے حرم ہوتے

خدا توفیق دے جب تو بڑے ہم محترم ہوتے

کبھی اے کاش میں بھی باادب نعت نبی لکھوں

قلم دے ساتھ تو میں بھی تمنائے دلی لکھوں

یا یہ اشعار ؎

میری آنکھوں کو عطا کاش وہ بینائی ہو

جس طرف اٹھے نظر ان کی ہی زیبائی ہو

دیدہ و دل آپ کے خاطر ہیں کب سے فرش راہ

آیئے آجایئے آجایئے میرے حضور ﷺ

جناب خادمؔ کا نعتیہ مجموعہ بحور کے استعمال میں بھی تنوع کا آئینہ دار ہے طویل بحر میں بھی نعتیں لکھی گئی ہیں اور مختصر بحر میں بھی بعض بحریں غنائیت اور ترنم سے بھی بھرپور ہیں چند نمونے ملاحظہ کے لئے۔

یاد نبی ﷺ کی آئی ہے ؎

خوشیاں بھر بھر لائی ہے

غم زمانے کے سارے ہوا ہو گئے ؎

جب سے ہم ان پہ دل سے فدا ہو گئے

جو ملی بھی ہے مجھے تو ترے واسطے ملی ہے ؎

ـــ مری تھی، نہ ہے، نہ ہوگی، یہ جو زندگی مری ہے

ـــ اے دل مضطر سنبھل! نعت شہہ ابرار لکھ

"مدحت سرکار میں ڈوبے ہوئے اشعار لکھ"

ـــ رفو کرلوں ذرا چاک جگر آہستہ آہستہ

مدینہ آ گیا نزدیک تر آہستہ آہستہ

ـــ خوشبوؤں سے مہکنے لگا ہے بدن جانے کس گل کا ہونٹوں پہ نام آ گیا

بے خودی بڑھ گئی سرخوشی چھا گئی ہر رگ و پے میں کیف دوام آ گیا

یہ نعتیہ مجموعہ جناب خادمؔ کے شعری ذوق اور پرواز فکر کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور قاری کو یہ احساس دلاتا ہے کہ اس کا خالق عالم بے بدل اور فقہ واحادیث پر کامل دسترس رکھنے والا ہے کیونکہ نعت کہنے کے ضمن میں ایک قول بہت ہی اہم ہے

ـــ باخدا دیوانہ باش و بامحمد ہوشیار

جناب خادمؔ اس راہ سے بڑی ہوشیاری سے گذر گئے ہیں اور مقام محمد ﷺ کو ہر لمحہ پیش نظر رکھا ہے لہذا جب جذبہ اور فن دونوں یک جا ہوں تو شعر فکر و نظر کے اعتبار سے توجہ طلب ہو جاتا ہے اور اس مجموعہ نعت کی امتیازی خصوصیت یہی ہے اور شاعر کی شناخت بھی یہی ہے۔

حسین احمد

۳۰ رجون ۲۰۰۸ء

جل جلالہ

اللہ تو بڑا ہے　　مالک ہے کبریا ہے
زیبا تجھے خدایا　　ہر حمد ہر ثنا ہے

ہم سب ہیں تیرے بندے　　ہم سب کا تو خدا ہے
منگتا ترے ہی در کا　　ہر شاہ ہر گدا ہے

کیا چاند کیا ستارے　　سب میں تری ضیا ہے
دریا ہوں یا کنارے　　سب میں تری عطا ہے

ہر شئے میں تری قدرت　　ہر شئے میں تو چھپا ہے
بس تجھ پہ ہے بھروسہ　　تیرا ہی آسرا ہے

علم وقلم کی دولت　　کیا ہے؟ تری عطا ہے

اپنا نہیں ہے کچھ بھی　　سب کچھ ترا دیا ہے
مجھ سے وہ کام لے لے　　جس میں تری رضا ہے
رستہ وہی چلا جو　　تیری طرف گیا ہے

اپنا بنا لے مجھ کو　　تجھ سے یہی دعا ہے
تو ہی ہماری منزل　　ہادی ہے رہنما ہے

صدقے میں جن کے تو نے　　پیدا جہاں کیا ہے
ان کے طفیل یارب　　دے بخش جو خطا ہے

مدحت میں ان کی جو کچھ　　میں نے لکھا پڑھا ہے
مولا قبول کر لے　　اتنی سی التجا ہے

جائے کسی کے در پر　　ہوگا نہ یہ ہوا ہے
خادم ہے تیرا بندہ　　خادم کا تو خدا ہے

☆☆☆

جل جلالہ

اے خدائے دو جہاں اے مالک لو ح وقلم
تجھ سے ہستی کی بقا ہے تجھ سے ہستی کا عدم

تو جو چاہے تو زمیں ہو غیرت صد مہر وماہ
تو نہ چاہے توجہاں ہو ایک پل میں کا لعدم

جس طرف بھی دیکھتا ہوں تو ہی تو ہے اے خدا
یہ جہانِ آب وگل کیا ہے فقط تیرا کرم

تیرے ہی در کے گدا ہیں شاہ و سلطان وفقیر
کیا اعالی کیا ادانی کیا خدم کیا محتشم

لفظ کن سے استواری تو نے خلقت کی بناء
کردیا پھراس کو تو نے اپنی حکمت کا حرم

نوع انساں کی ہدایت کے لئے ہر دور میں
انبیاء جتنے بھی بھیجے سب کے سب ہیں محترم

مجھ کو بخشا دامن خیر الوریٰ صد مرحبا
تیری اس بخشش کے صدقے میں ،مرے علم وقلم

ان کے دامن کے تصدق ان کی رحمت کے نثار
کیازمیں کیا آسماں سب جن کے ہیں زیرقدم
صد درود و صد سلامِ شوق من آوردہ اَم
تا رسانی تو ز لطفِ خویش بر آں محترم

ہم چنیں بر اہلبیت پاک و بر اصحاب او
فضل تو با رد خدایا تا قیامت دم بدم

بر روانِ اولیاء و اصفیا ء ہم ایں چنیں
پے بہ پے بارد خدا یا بارش لطف وکرم

خادمؔ خستہ فتادہ بر درت دارد امید
آنکہ داری در پناہِ خویش از رنج والم

☆☆☆

جل جلالہ

توہی تو ہے توہی تو — یَـا مَنْ لَیسَ اِلَّا ھُوَ
گل میں تو ہے بو میں تو — دیوانوں کے ھُو میں تو

یَــا مَــنْ لَیْـــسَ اِلَّاھُــو

تو ہی تو ہے توہی تو

شاخ وشجر کی مستی میں — لالہء وگل کی ہستی میں
اوج فلک میں پستی میں — فرزانوں کی بستی میں

تو ہی تو ہے توتو

یَــا مَــنْ لَیْـــسَ اِلَّاھُــو

گلشن ہو یا صحرا ہو — بستی ہو یا قصبہ ہو
قطرہ ہو یا دریا ہو — ذرہ ہو یا تارہ ہو

تو ہی تو ہے توہی تو

یَــا مَــنْ لَیْـــسَ اِلَّاھُــوَ

برگ وبر میں کون ہے تو — شاخ وثمر میں کون ہے تو
شجر وحجر میں کون ہے تو — شمس وقمر میں کون ہے تو

تو ہی تو ہے توہی تو

یَــا مَــنْ لَیْـــسَ اِلَّاھُــوَ

کس نے بنائے چاند ستارے — کس نے کھلائے پھول یہ سارے
کس نے دیئے موجوں کو کنارے — کون ہے دیتا سب کو سہارے

تو ہی تو ہے توہی تو

یَــا مَــنْ لَیْـــسَ اِلَّاھُــوَ

رب ہے تو غفّار ہے تو — مالک ہے جبّار ہے تو
جرموں پر قہّار ہے تو — عیبوں پر ستّار ہے تو

تو ہی تو ہے توہی تو

یَــا مَــنْ لَیْـــسَ اِلَّاھُــوَ

خادم ہے بےحد دکھیارا — پھرتا ہے یہ مارا مارا
کوئی نہیں ہے اس کا سہارا — رحم کر واب پالن ہارا

تو ہی تو ہے توہی تو

یَــا مَــنْ لَیْـــسَ اِلَّاھُــوَ

☆☆☆

محبّتوں کے پھول

ﷺ

کبھی اے کاش ہم بھی زائر کوئے حرم ہوتے
"خدا توفیق دے" جب تو بڑے ہم محترم ہوتے

کسی دن اڑتے اڑتے ہم پہنچ جاتے مدینے بھی
اگرسامان اڑنے کے بہم "شاہ امم" ہوتے

وہ دن آتے کہ ہم بھی گنبد خضریٰ کی چھاؤں میں
دردوں کی لئے ڈالی کھڑے باچشم نم ہوتے

بسے ہوتے نگاہوں میں مرے سرکار کے جلوے
نظر آتے نہ آتے وہ سر تسلیم خم ہوتے

وفور شوق میں دل کا نہ جانے حال کیا ہوتا
جب انکا سنگ در سجدے مرے دونوں بہم ہوتے

نگاہیں تو حریم ناز کے جلووں میں کھو جاتیں
مگر جانے کہاں اے جذب دل اس وقت ہم ہوتے

بتاؤں کیا ؟حضوری میں جو دل کی کیفیت ہوتی
لرزتے، کانپتے ،ہونٹوں پہ الفاظ الم ہوتے

کبھی جب یاد آتی ان کی رحمت تو مچل جاتے
کبھی جب دیکھتے اپنے گنہ،تصویرِغم ہوتے

کوئی کیا دیکھ پاتا مصحف روے منور کو
فضائیں دم بخود ہوتیں نظارے سر بہ خم ہوتے

مدینہ آتے جاتے کاش میرا دم نکل جاتا
نہ فکر عاقبت ہوتی نہ دنیا ہی کے غم ہوتے

کرم ان کا جو میرے سر پہ بھی سایہ فگن ہوتا
زمانہ دیکھتا تحویل میں لوح وقلم ہوتے

یقیں ہے میرے قدموں ہی میں ہوتا سر زمانے کا
مرے سر بھی ،اگر سرکار کے قدموں میں خم ہوتے

بتا دیتے زمانے کو کہ کیا ہے شان ایمانی
اگر قسمت سے ’وا‘ ہم پر بھی ابواب کرم ہوتے

وہ ہم سے دل سے راضی ہو گئے ہوتے تو کیا کہنے
زمانے کے کبھی ہم پر نہ یہ جور و ستم ہوتے

اے گستاخ ! کن کے در پئے آزار ہے تو بھی
نہ ہوتے وہ تو دنیا میں نہ تم ہوتے نہ ہم ہوتے

حکومت،پادشاہی،کچھ نہیں ،کچھ بھی نہیں خادمؔ
ہم ان کے ہو گئے ہوتے تو جو ہوتے وہ ہم ہوتے

☆☆☆

ﷺ

کبھی اے کاش میں بھی باادب نعت نبی ﷺ لکھوں
قلم دے ساتھ تو میں بھی تمنائے دِلی لکھوں

رہا کرتی ہے آنکھوں میں مری کیوں یہ نمی لکھوں
نظر آتی ہیں پلکیں کیوں ہمیشہ شبنمی لکھوں

لکھوں یہ بھی کہ کیا ہے ہجر میں بیمار کا عالم
نکلتی ہے جو بیتابی میں وہ آہِ شبی لکھوں

جگر جلتا ہے تو آنسو مژہ پر آہی جاتے ہیں
دبائے بھی نہیں دبتی ہے دل کی یہ لگی لکھوں

مدینہ یاد آتا ہے تو آنکھوں سے نہ جانے کیوں
لگی رہتی ہے اشکوں کی مسلسل اک جھڑی لکھوں

سنا ہے جب سے مرقد میں وہ خود تشریف لاتے ہیں
خوشی سے جی میں آتا ہے کہ مرجاؤں ابھی، لکھوں

کبھی جب دیکھ لوں قسمت سے ان کا جلوۂ زیبا
نہ دیکھوں پھر ان آنکھوں سے کسی کو میں کبھی لکھوں

ذرا اے چشم نم دو چار قطرے نوک مژگاں کو
بھگولوں دامن دل کو تو میں نعت نبی ﷺ لکھوں

نہ جانے کیوں دھواں سا ہر گھڑی دل سے نکلتا ہے
کہیں شاید ہے چنگاری کوئی اب بھی دبی لکھوں

اجالے ان کی یادوں کے سجائے دل میں بیٹھا ہوں
اب آگے ان کی مرضی ہے وہ جو چاہیں وہی لکھوں

ذرا بھی بیش و کم ہونے نہ دوں میں انکی مدحت میں
حقیقت جو ہے جیسی ہے مِن وعَن میں وہی لکھوں

جسے عظمت میں ان کی آج بھی شک ہے تردد ہے
وہ کوئی آدمی ہے کیا؟ کہ اس کو آدمی لکھوں

جسے نسبت ہی کوئی آپ کے در سے نہیں آقا
کتابیں چٹ بھی کر جائے تو کیا میں مولوی لکھوں؟

کسی کے زہد و تقویٰ سے مجھے کیا لینا دینا ہے
جو ان کا ہے حقیقت میں اسی کو میں ولی لکھوں

متاعِ فکر خادمؔ بس نگاہِ ناز ہے ان کی
بضاعت ہی کہاں ورنہ کہ میں نعت نبی لکھوں

☆☆☆

ﷺ

مرے دل ! جہانِ خراب میں وہ نبی کا پاک دیار ہے
جہاں رحمتوں کی ہیں بارشیں جہاں نکہتوں کی بہار ہے

یہ ہے گلستان نبی ﷺ یہاں ! ترا اے خزاں ہے گذر کہاں
یہاں سر بسجدہ بہار ہے یہاں گل سے خوشنما خار ہے

کچھ عجیب منظر دل ربا ترے در پہ ہے مرے مصطفیٰ
یہ ہے جن وانس کا کارواں ، وہ ملائکہ کی قطار ہے

کبھی ہو سکے تو بہشتِ جاں ، مرے دل کا آ کے طواف کر
مرا دل ہی ان کا ہے مستقر ! مرے دل میں ان کا مزار ہے

کہاں جا رہا ہے تو واعظا! وہ در نبی ہے کھلا ہوا
وہ رؤف بھی ہیں رحیم بھی ، انہیں مفلسوں سے بھی پیار ہے

میں ہوں بادہ خوارِ نبی مجھے کسی میکدے سے غرض بھی کیا
وہی پی تھی روز ازل جوئے مجھے اب بھی اس کا خمار ہے

مجھے اب کسی سے غرض نہیں !ہو صحیح یہ وہ مرض نہیں
یہی دردو غم ہے مری دوا ،مرا دل اسی پہ نثار ہے

مرے پاس زاد سفر نہیں ،مجھے پھر بھی خوف و خطر نہیں
میں شہ امم کا غلام ہوں ،مری ناؤ اس لئے پار ہے

ذرا اے مریض گنہ بتا ،وہ تو ہیں خدا کی حسین عطا
تجھے ان سے کیسی ہے دشمنی ،ترے دل میں کیسا بخار ہے

یہ جو کر رہا ہے عداوتیں ،شب وروز ان کی اہانتیں
تجھے اب بھی کیا یہ خبر نہیں !کہ خدا کی تجھ پہ یہ مار ہے

ذرا اپنے خادم خستہ جاں پہ نگاہ لطف ہوجان جاں
ترا ریزہ خوار ہے یہ کمیں ،تری خاک پا کا غبار ہے

☆☆☆

ﷺ

حسن بڑا امیر ہے عشق بڑا غریب ہے
دونوں میں ربط باہمی ،لیکن بڑا عجیب ہے

حسن جہاں نما فلک ،عشق ستم زدہ زمیں
فاصلہ پھر بھی کچھ نہیں،بات بڑی عجیب ہے

دیکھوں اسے قریب سے ایسا نصیب ہے کہاں
پھر بھی وہ جان جاں مری جان سے بھی قریب ہے

ہاں ہاں یہی تو ہے وہ در جس پہ فدا ہے جاں جگر
کون ومکاں کی آبرو ہے تو در حبیب ہے

آئی ہے لیکے یار کی خوشبو تو آچلی بھی آ
سوئے چمن نہ جا صبا وہ تو مرا رقیب ہے

میری نگاہ شوق میں ہے وہ زمین کربلا
عشق جہاں امام ہے عشق جہاں خطیب ہے

کون ومکاں کو ڈھونڈ کر لوٹا ہے نامراد دل
ہائے کہاں ہےءجلوہ گر،وہ جو مرا طبیب ہے

عشق میں دوریاں کہاں؟یہ تو ہے صرف اک گماں
سمجھا کئے تھے دل جسے،سنگ در حبیب ہے

ہو نہ ہو رخ سے آپ کے پردہ اٹھا ہوا ہے آج
لالہء وگل ہیں شادماں وجد میں عندلیب ہے

اہل جنوں کے حوصلے دیکھے ہیں میں نے بار ہا
بات کہیں گے سچ اگرچہ سامنے صلیب ہے

خادمؔ خستہ آپ نے سیکھی کہاں یہ شاعری
پردۂ شعر میں کوئی بیٹھا ہوا ادیب ہے

☆☆☆

ﷺ

تڑپتا ہوں نہ جانے کب دعاء تاثیر بنتی ہے
مدینے میں کہیں دوگز زمیں جاگیر بنتی ہے

مروں تو مر کے خاکِ کوچہء دلدا ر ہوجاؤں
جومیں نے خواب دیکھے ہیں یہی تعبیر بنتی ہے

خدایا میری قسمت میں مدینے کی زمیں لکھدے
سنا ہے موت بھی واں باعث توقیر بنتی ہے

بھٹکتے ہی پھروگے در بدر تم اے جہاں والو!
در محبوب ِدوراں پر چلو تقدیر بنتی ہے

وہی امی لقب ہے حامدو محمود و احمد بھی
اسی کی گفتگو ہر دورمیں تقریر بنتی ہے

وہ جس کے روئے روشن کی قسم کھائی ہے قرآں نے
اس کے فیض سے روشن ہر اک تحریر بنتی ہے

طوافِ روضہء شاہ امم دن رات کرتے ہیں
مہ و خورشید ،جب جاکرکوئی تنویر بنتی ہے

نہیں کھلتی گرہ کوئی بھی جب آیات قرآں کی
محمد مصطفٰے کی زندگی تفسیر بنتی ہے

ابے اوناسمجھ ! تصویر کس کی کھینچتا ہے تو
سراپا نور ہیں وہ نور کی تصویر بنتی ہے؟

خدا وہ دن نہ لائے آپ کے غم سے رہائی ہو
سنا یہ ہے غلامی کی یہی زنجیر بنتی ہے

جدائی کوچہء جاناں سے کیا دلدوز ہے ساقی
نکلتی ہے جو دل سے آہ ،عالم گیر بنتی ہے

غم عشق نبی ﷺ کی لو ہو مدھم ،ہونہیں سکتا
بجھاؤ جس قدر یہ اور بھی دل گیر بنتی ہے

دیار مصطفٰے ہے دوستو! یاں کیسی مایوسی
یہاں سوکھی ہوئی شاخوں سے بھی شمشیر بنتی ہے

مرے آقا ہیں جب رب کی عطا سے دافع ہر غم
بتااے فکر دنیا ! کیوں تو دامن گیر بنتی ہے

نہ ہومایوس خادمؔ اب علاج زخم عصیاں سے
وہ آئے رحمۃ اللعالمیں ،تدبیر بنتی ہے

☆☆☆

ﷺ

ضیائے روئے منور سے ہے سحر روشن
زمیں کی گود ہری، طالع قمر روشن

کڑی تھی دھوپ مگر ان کے فیض گیسو سے
نہالِ غم ہے برو مند خشک وتر روشن

گزر گئے ہیں جہاں سے وہ سید والا
مہک رہی ہیں وہ گلیاں وہ رہ گذر روشن

جمال سید عالم کا پوچھنا کیا ہے
چمن چمن ہے چراغاں شجر حجر روشن

خزاں بھی آ کے چمن سے گذر گئی لیکن
ہر ایک شاخ تمنا پہ ہے ثمر روشن

نماز اہل محبت ہے آپ کا دیدار
نہ ہو جوان سے محبت تو گاؤ خر روشن

نظر وہ خواب میں آئے تھے لمحہ بھر کو مگر
خدا کا شکر ابھی تک ہے میرا گھر روشن

یہ انکے عارض و گیسو کا فیض ہے خادمؔ
کہ مشک بو ہے شب تار تو سحر روشن

☆☆☆

ﷺ

وہ ہیں محبوب رب ان کو عنایت ڈھونڈ لیتی ہے
جہاں ہوں جس جگہ بھی ہوں محبت ڈھونڈ لیتی ہے

انہیں کے دست اقدس میں ہے کنجی دونوں عالم کی
جسے وہ چاہ لیں اس کو قیادت ڈھونڈ لیتی ہے

خدا کو کس قدر محبوب ہے ان کی رضا جوئی
سر بازار طائف بھی حمایت ڈھونڈ لیتی ہے

عجب بخشی ہے قدرت نے انہیں یہ شان زیبائی
ہجوم انبیاء میں بھی امامت ڈھونڈ لیتی ہے

نہ ہو مایوس اب اے امت عاصی کہ محشر میں
گنہگاروں کو خود ان کی شفاعت ڈھونڈ لیتی ہے

وہ صورت ہو کہ سیرت آپ کی خلوت ہو یا جلوت
بہ شکل آیۂ قرآں حفاظت ڈھونڈ لیتی ہے

وفا اخلاص ایمان وعمل اور سعئ پیہم کی
جسے حاصل ہو دولت خود شرافت ڈھونڈ لیتی ہے

چلے آئے وہ مرقد میں ہماری پرسش غم کو
غلام ان کا کہاں سویا ہے رحمت ڈھونڈ لیتی ہے

کشش رکھی ہے قدرت نے عجب حسن دل آرا میں
ہزار انبوہِ خوباں ہو محبت ڈھونڈ لیتی ہے

شہید اُن کے تو رہتے ہیں حریم ناز الفت میں
مگر نقش کف پا کو کرامت ڈھونڈ لیتی ہے

عجب حسن سراپا ہے عجب ہے شان زیبائی
چھپے ہوں لاکھ پردوں میں قیامت ڈھونڈ لیتی ہے

مقدر سے جسے حاصل ہے دولت عشق احمد کی
بصدنا زو ادا اس کو شہادت ڈھونڈ لیتی ہے

وہ جس کو ڈھونڈ تی ہی رہ گئیں آنکھیں زمانے سے
تعجب ہے انہیں پل بھر میں تربت ڈھونڈ لیتی ہے

یہ مانا غرق عصیاں ہے مگر اے خادؔم خستہ
نہ ہو مایوس ان کو خود ہی مدحت ڈھونڈ لیتی ہے

☆☆☆

ﷺ

خاتَم ہے جہاں اورتو مانند نگیں ہے
تجھ سا ہو کوئی دوسرا ممکن ہی نہیں ہے

اے صلِّ علیٰ روئے درخشانِ محمد ﷺ
ایسا بھی کہیں دہر میں کیا کوئی حسیں ہے

تشبیہ تیرے رخ کی کوئی دے بھی تو کیا دے
حیرت میں گل ولالہ خجل ماہ مبیں ہے

یوسف بھی لئے ہاتھ میں کشکول کھڑے ہیں
قدموں پہ ترے خم سرِ جبریلِ امیں ہے

لاریب تمہیں حق نے ہے بے مثل بنایا
بندے ہو مگر ایسے کہ ثانی ہی نہیں ہے

آتے ہیں فرشتے بھی سمیٹے ہوئے پر کو
طیبہ جسے کہتے ہیں عجب روئے زمیں ہے

کرتی ہے جبیں سائی یہاں ساری خدائی
ذرہ بھی تری خاک کا خورشید مبیں ہے

لائی ہے کہاں اے میری تقدیر بتادے
ہر گام یہاں جلوہ نما خلد بریں ہے

جانے کو نہیں اب دل دیوانہ یہاں سے
جنت ہو کہیں مالکِ جنت تو یہیں ہے

جھکتی ہی نہیں غیر کے آگے یہ کبھی بھی
قبضے میں ترے روز ازل سے یہ جبیں ہے

منگتا ہوں مگر ایسے سخی کا کہ زباں پر
آتاہی نہیں جس کی کبھی لفظ ''نہیں'' ہے

کیا چیز ہے یہ عشق کی زنجیربھی دیکھو
مخدوم جہاں خادمؔ دلگیر وہیں ہے

☆☆☆

ﷺ

ہاتھ میں دامان اقدس سر میں سودائے رسول
حشر میں بھی جھومتا جائے گا شیدائے رسول

گھیر رکھا تھا غموں نے چار جانب سے مجھے
وہ تو یہ کہیئے اچانک مجھ کو یاد آئے رسول

یوں تو کہنے کو ہزاروں مونس وغم خوار تھے
کام محشر میں مگر آئے تو بس آئے رسول

تا ابد اپنے مقدر پر رہوں نازاں اگر
دیکھ پاؤں میں کبھی جو روئے زیبائے رسول

اس لئے کثرت سے ان پر بھیجتا ہوں میں درود
دیکھ لوں میں بھی کبھی حسنِ سراپائے رسول

جاں نکل آتی ہے تن سے دیکھنے کو وہ زمیں
کیا عجب 'جا' ہے نگاہ شوق میں جائے رسول

بخش دی کون ومکان کی سروری و خسروی
پوچھتے کیا ہو شب معراج کیا لائے رسول

کوئی سمجھے بھی تو کیسے کوئی سمجھائے تو کیا
جو شب معراج رب سے آپ نے پائے رسول

گردِ رہ اب تک نہ تیری پاسکی یہ کائنات
مرتبہ پائے تو کیا پائے ترا پائے رسول

سرخ رو ان سے شفق ہے مشک بو باغ جناں
دوجہاں کو کس قدر پیارے ہیں ابنائے رسول

خادمؔ خستہ تجھے کیا خوف روز حشر سے
تجھ پہ ہے سایہ فگن جب زلف دوتائے رسول

☆☆☆

ﷺ

شکستگی کو مری ہمّت سفر دیجے — بریدہ پر ہوں شہا مجھ کو بال وپر دیجے
اگر ہوں راہ میں پتھر تو موم ہوجائیں — قدم بڑھاؤں جدھر یا نبی ظفر دیجے
حضور آپ کے در کا گدا ہوں جیسا ہوں — زمانہ دیکھے تو حیراں ہو وہ گہر دیجے
بھٹک رہی ہے سرابوں میں زندگی کب سے — سراغ دیجئے منزل کا راہبر دیجے
بھنور ہے موج ہے طوفاں ہے یارسول اللہ — سفینہ ڈوب نہ جائے کوئی خضر دیجے
رہ طلب میں اکیلا ہوں یارسول اللہ — بھٹک نہ جاؤں مجھے اپنی رہ گزر دیجے
در کریم پہ آیا ہوں التجا لے کر — غریب شہر ہوں سرکار اپنا "در" دیجے
غم فراق قیامت سے کم نہیں آقا — سلگ رہا ہے دل زار چشم تر دیجے
قبولیت ہو نچھاور مری دعاؤں پر — کچھ ایسا میری دعاؤں میں اب اثر دیجے
بلال و بوذر و سلمان کو جو بخشا تھا — نگاہ ودل کو مرے بس وہی شرر دیجے
غرور تیرہ شبی چور چور ہوجائے — مرے حضور! شب غم کی وہ سحر دیجے
نگاہ ودل میں مری آپ ہی کے جلوے ہوں — جھکے جو آپ کی دہلیز پہ وہ سر دیجے
قفس ہے مجھ کو گلستاں بھی یارسول اللہ — مجھے بھی شہر مدینہ میں کوئی گھر دیجے
نہ ہو کہ خادمؔ خستہ نراش ہوجائے — جلو میں اپنی مدینے کا اک سفر دیجے

☆☆☆

ﷺ

کاش سجدہ ہو میسّر اس زمینِ پاک پر
جس کی عظمت کا پھریرا ہے نصب افلاک پر

رحمتیں نازل ہوں لاکھوں انکی ذات پاک پر
بج رہا ہے جن کا ڈنکا رفعت افلاک پر

بند آنکھیں بھی کروں تو سامنے رہتے ہیں وہ
چھاگئے ہیں اس طرح وہ اب مرے ادراک پر

دیکھتی ہے جب کسی کو تیرے غم میں اشکبار
رشک آتا ہے گھٹا کو دیدۂ نمناک پر

کس غضب کی سادگی ہے کتنا پیار ازبد ہے
عرش اعظم زیر پا ہے اور بستر خاک پر

نازش بزم دوعالم آپ پر لاکھوں درود
بارش لطف وکرم ہے ہر دل غمناک پر

دولتِ کون و مکاں جن کے وسیلے سے ملی
ناز کرتاہوں میں ہردم اس شہہ لولاک پر

دم میں ہو کافورغم ساری بلائیں دور ہوں
ہاتھ رکھ دیں اک ذرا وہ جو دل صد چاک پر

چوم لے بڑھ کے گل تر اور کلیاں ہوں نثار
وہ قدم رکھدیں اگر دم بھرخس وخاشاک پر

زیبِ دسترخوان گٹھلی اور کبھی نان جویں
میرا دل اور میری جاں صدقے تری خوراک پر

نور حق ہے جامہء خیر البشر میں جلوہ گر
ہے فداسارا جہاں ان کے اسی پوشاک پر

غم نہ کچھ روز جزا کا اور نہ ہے عصیاں کا خوف
فیصلہ خادمؔ نے چھوڑا ہے رسول پاک پر

☆☆☆

ﷺ

اے جوش جنوں اے جذبہء دل چل سوئے مدینہ جلدی چل
اب ہجر میں جینا ہے مشکل چل سوئے مدینہ جلدی چل

محسوس کچھ ایسا ہوتا ہے آقا نے بلایا ہے مجھ کو
بے تاب نظر بے چین ہے دل چل سوئے مدینہ جلدی چل

کیوں ہجر کا رونا روتا ہے کیوں داغ جگر کے دھوتا ہے
کب دور ندی سے ہے ساحل چل سوئے مدینہ جلدی چل

مایوس نہ ہو غمگین نہ ہو جب ذوق محبت زندہ ہے
وہ سامنے تیری ہے منزل چل سوئے مدینہ جلدی چل

جھرمٹ میں صحابہ کے دیکھو وہ شاہ امم بھی بیٹھے ہیں
تو اور وہ نورانی محفل چل سوئے مدینہ جلدی چل

سنتا تھا محبت ظالم ہے پڑھتا تھا محبت قاتل ہے
اب آ ہی گئی ہے وہ منزل چل سوئے مدینہ جلدی چل

آغوش میں لینے کو تجھ کو وہ دیکھ فرشتے آئے ہیں
ایسا بھی ملا تھا کیا محمل چل سوئے مدینہ جلدی چل

صدیق و عمر عثمان و علی جس در کے گدا کہلاتے ہیں
چل تو بھی وہاں بن کے سائل چل سوئے مدینہ جلدی چل

یہ خادمؔ خستہ کی ہے دعاء ہونے جو لگوں طیبہ سے جدا
طیبہ ہی میں رہ جائے یہ دل چل سوئے مدینہ جلدی چل

☆☆☆

ﷺ

رفو کر لوں ذرا چاک جگر آہستہ آہستہ
مدینہ آگیا نزدیک تر آہستہ آہستہ

خوشا وہ خوابگاہ ناز یعنی گنبد خضریٰ
مجھے آنے لگا ہے اب نظر آہستہ آہستہ

ادب اے رہروان شوق! یہ ہے کوچہء طیبہ
قدم سنجیدہ سنجیدہ نظر آہستہ آہستہ

مبادا ان کے خواب ناز میں کوئی خلل آئے
دھڑکنا ہے دھڑک اے دل مگر آہستہ آہستہ

یہاں آتے ہیں جبریل امیں بھی با ادب ہوکر
لٹاؤ بھی اگر لعل و گہر آہستہ آہستہ

الٰہی کیا کشش رکھی ہے تو نے حسن جاناں میں
جھکا جاتا ہے قدموں میں یہ سر آہستہ آہستہ

انیس بے کساں ہیں چارہ ساز دردمنداں ہیں
دکھائیں گے وہ جلوہ چشم تر آہستہ آہستہ

نہ گھبرا خادمؔ خستہ، سخاوت عام ہے ان کی
کِھلیں گے گل مرادوں کے مگر آہستہ آہستہ

☆☆☆

خوشبوؤں سے مہکنے لگا ہے بدن جانے کس گل کا ہونٹوں پہ نام آ گیا
بے خودی بڑھ گئی سرخوشی چھا گئی دل کے رگ رگ میں کیفِ دوام آ گیا

ان کی یادوں کی سرمستیاں ہیں جواں وجد میں ہے ابھی جسم میں میری جاں
جھومتا ہے گگن مست بو ہے پون یا الٰہی یہ کیسا مقام آ گیا

قلزمِ نور نکہت میں ڈوبا تھا میں آپ اپنی نظر میں عجوبہ تھا میں
لب سے لب جب ملے تو ہوا یہ یقیں نام نامیٔ خیر الانام آ گیا

واہ کیا نام ہے نام پاک نبی جب لیا کھِل گئی میرے دل کی کلی
رب صلِّ وسلّم کہا بھی نہ تھا آسماں سے درودو سلام آ گیا

بزم کون ومکاں میں فقط آپ کا یا نبی ہے وہ معجز نما میکدہ
لب ہلے بھی نہ تھے التجا کے لئے آپ سے آپ گردش میں جام آ گیا

مجھ سے عصیاں شعاروں پہ یا مصطفیٰ کیجئے اب خدارا نگاہ عطا
دور کب تک رہیں کتنے غم اب سہیں عمر پوری ہوئی وقت شام آ گیا

تھے پشیماں کہ جائیں تو جائیں کہاں تشنگی وہ کہ ہر لب پہ شور اماں
بحر رحمت میں موجیں اٹھیں یک بیک اور ہاتھوں میں کوثر کا جام آ گیا

دیجئے یا نبی اب سہارا مجھے اپنی چادر کا کوئی کنارہ مجھے
دیکھئے پھر وہ شعلوں کا لشکر لئے قرص خورشید بالائے بام آ گیا

کون دیتا ہے کس کو یہاں یا نبی ﷺ آپ داتا ہیں کون ومکاں کے دھنی
بھیک لینے کو دہلیز سے آپ کی آپ کے در کا ادنیٰ غلام آ گیا

کون کہتا ہے کہ وہ بلاتے نہیں غم میں ان کو پکارو تو آتے نہیں
وہ بلاتے بھی ہیں آتے جاتے بھی ہیں قرعۂ فال جس کے بھی نام آ گیا

کوئی کہتا ہے پاگل تو کہتا رہے مجھ کو اب اس کی کوئی بھی پروا نہیں
آپ نے کہہ دیا میرا دیوانہ ہے میرا دیوانہ پن میرے کام آ گیا

عام ہے آج بھی ان کا لطف وعطا دیکھئے ہیں کھڑے در پہ شاہ وگدا
کیوں ہیں مایوس اے خادمِ پر خطا چلئے چلئے مدینہ پیام آ گیا

☆☆☆

سوزن تدبیر گم ہے آیئے میرے حضور
کامیابی کی ڈگر ،دکھلایئے میرے حضور

راہ گم رہبر بھی گم منزل ہے کوسوں دور ابھی
رہنمائی آپ ہی فرمایئے میرے حضور

ہر قدم اک ابرہہ ہے ہر طرف شمر و یزید
شبَّر و شبِّیر پھر دلوایئے میرے حضور

نبض ایماں سرد پڑتی جارہی ہے دن بہ دن
آتش کشتہ کو پھر دہکایئے میرے حضور

موسم باراں میں جیسے چھائی رہتی ہے گھٹا
میرے احساسات پر چھاجایئے میرے حضور

دیدۂ و دل آپ کی خاطر ہیں کب سے فرش راہ
آیئے آجایئے میرے حضور

اک نظر میں آپ نے ذروں کو سورج کردیا
میری جانب بھی نظر فرمایئے میرے حضور

جو پلائی تھی کبھی سلمان و بوذر کو وہی
مجھ سے رندوں کو بھی پھر پلوایئے میرے حضور

ڈھونڈتا ہے دل ہمیشہ باغ طیبہ کی بہار
کیسے بہلاؤں اسے فرمایئے میرے حضور

کہہ رہا ہے بس مجھے باغ مدینہ چاہیئے
کون سمجھائے اسے سمجھایئے میرے حضور

جانے کب پیک اجل آجائے مجھ کو لے چلے
اپنے روضے پر کبھی بلوایئے میرے حضور

صدقہء اصحاب واہلبیت جب بٹنے لگے
خادم خستہ کو بھی دلوایئے میرے حضور

☆☆☆

ﷺ

نبیؐ پاک کی صورت میں زندگی اتری
حریم ناز محبت میں چاندنی اتری

وفور شوق مبارک ہو سر خوشی اتری
سر نیاز کو مژدہ کہ سروری اتری

جبینِ شوق بھٹکتی کہاں کہاں جانے
بڑی یہ خیریت گذری کہ بندگی اتری

ہمک رہا ہے کوئی آمنہ کے آنچل میں
خوشا اے طالع بیدا ر دلبری اتری

پہن کے جامۂ انسانیت قرینے سے
زمیں پر عرش معلیٰ کی روشنی اتری

بلائیں لینے چلے آرہے ہیں مہر وماہ
بشر کے روپ میں کیسی یہ دلبری اتری

مہک اٹھی ہے زمیں بن کے عنبر سارا
فلک بھی جس سے معطر ہے وہ کلی اتری

تھمے تھمے سے قدم ہیں جو آبشاروں کے
صدائے ہاتف غیبی ہے نغمگی اتری

ملا نہ سارے زمانے میں آپ سا کوئی
لپٹ کے آپکے قدموں سے خسروی اتری

نثار جس پہ دوعالم کا حسن ہے خادمؔ
جہانِ دیدہ ودل میں وہ سادگی اتری

☆☆☆

ﷺ

'دلکشی'، کبھی بن کے' دلبری' وہ رہتے ہیں
'بندگی'، کبھی بن کے' زندگی' وہ رہتے ہیں

دوجہاں کی عزت ہیں پھر بھی وہ تواضع کہ
بن کے نور آنکھوں میں ہر گھڑی وہ رہتے ہیں

پتیوں میں پھولوں کی بس انہیں کی خوشبو ہے
مہر وماہ میں بن کے روشنی وہ رہتے ہیں

ان کے دست اقدس میں کنجیاں ہیں عالم کی
گرچہ فقروفاقہ میں دائمی وہ رہتے ہیں

جن کی پاک چوکھٹ پر دوجہاں سوالی ہے

جسم ناز پر اوڑھے سادگی وہ رہتے ہیں
وہ کہ جن کی چوکھٹ پر خم ہے سر زمانے کا
زیب تن کئے ہر دم عاجزی وہ رہتے ہیں

مدح خواں خدا خود ہے جن کی شان رفعت کا
ہر گھڑی لئے لب پہ 'امتی' وہ رہتے ہیں

جلوۂ حقیقت کا جن کو آئینہ کہئیے
دیکھیئے تو بس محو بندگی وہ رہتے ہیں

جو مکاں کی زینت ہیں جو مکیں کی عزت ہیں
دل میں ہم فقیروں کے بس وہی وہ رہتے ہیں

ہائے میری بیتابی جن کو ڈھونڈتا ہوں میں
بن کے میری پلکوں پہ اک نمی وہ رہتے ہیں

اس لئے ہے نازاں اب ان کا خادمؔ خستہ
بن کے دل کے صحرا میں اک لگی وہ رہتے ہیں

☆☆☆

ﷺ

تجھ پہ واروں میں دل وجان للک ایسی ہے
تجھ پہ ہوجاؤں فدادل میں کسک ایسی ہے

زلف شب گوں کی قسم عارض گل گوں کی قسم
کب نگاہوں نے کبھی دیکھی دھنک ایسی ہے

رہگذاروں سے ترے نور کے چشمے پھوٹیں
لاکھ پردوں میں رہو، پھر بھی جھلک ایسی ہے

جب سے دیکھا ہے لباس گل و لالہ میں تجھے
جیسے بلبل ہو دلِ زار چہک ایسی ہے

جا پہنچتی ہے سر عرش بریں بھی پل میں
غم کے ماروں کی ترے اب بھی سسک ایسی ہے

در پہ حاضر ہیں مہہ ومہر سلامی کے لئے
ماہ طیبہ !ترے چہرے کی چمک ایسی ہے

گل کے رخسار پہ ملنے کو پسینہ تیرا
لیکے جاتی ہے صبا روز مہک ایسی ہے

کوئی ٹکتاہی نہیں مد مقابل دم بھر
تیرے سِکّے کی زمانے میں کھنک ایسی ہے

مجھ کو لگتاہے تم ہی تم ہو جہاں میں ہر سو
دل میں آنکھوں میں سماجاؤ! سنک ایسی ہے

تیری ہر بات زمانے سے نرالی ہے شہا
جس کی تمثیل نہیں نوک پلک ایسی ہے

تیرے قدموں میں رہوں سایہءرحمت میں اٹھوں
دل میں خادؔم کے شہا اب بھی ہمک ایسی ہے

☆☆☆

ﷺ

جمال والضحیٰ ہے اور میں ہوں
رخِ بدرالدجیٰ ہے اور میں ہوں

کھلے ہیں پھول امیدوں کے ہرسو
مدینے کی فضا ہے اور میں ہوں

طفیل آل و اصحاب پیمبر
رواں آبِ بقا ہے اور میں ہوں

اسے کہتے ہیں معراج محبت
دعاء ہے التجا ہے اور میں ہوں

ضرورت کیا کسی بھی ناخدا کی
بس ان کا آسرا ہے اور میں ہوں

کہاں فرصت خیال این وآں کی
خیال مصطفیٰ ہے اور میں ہوں

سنبھالوں کس طرح اپنی جبیں کو
اک ان کا نقش پا ہے اور میں ہوں

مجھے بھی اپنا دیوانہ بنالو
یہی بس اک صدا ہے اور میں ہوں

نہ کیوں خادمؔ مقدر پر ہو نازاں
فقط ان کی عطا ہے اور میں ہوں

☆☆☆

ﷺ

قلب مضطر!وہ کمالات کہاں سے لاؤں
دل نشیں طرز بیانات کہاں سے لاؤں

جن کی تنویر پہ نازاں ہو ستاروں کا جمال
اتنے پاکیزہ خیالات کہاں سے لاؤں

عشق کہتا ہے چلو! شہر مدینہ کو چلیں
دل یہ کہتا ہے !وہ حالات کہاں سے لاؤں

عشق کہتا ہے مدینے میں ہو مسکن اپنا
دل یہ کہتا ہے !وہ لمحات کہاں سے لاؤں

عشق کہتا ہے !مدینے میں ہو تربت اپنی
دل یہ کہتا ہے! وہ اوقات کہاں سے لاؤں

عشق کہتا ہے! لکھو نعت نبیؐ اکرم
دل یہ کہتا ہے ! وہ جذبات کہاں سے لاؤں

میں کہ صدیقؓ و عمرؓ ہوں نہ تو عثمانؓ و علیؓ
ان کے جلوؤں کی وہ بارات کہاں سے لاؤں

میں کہ رومیؒ ہوں نہ سعدیؒ نہ غزالیؒ نہ رضاؒ
نور و نکہت سے بھری رات کہاں سے لاؤں

یوں تو لفظوں کے سمندر کا شناور ہوں میں
پھر بھی ڈرتا ہوں روایات کہاں سے لاؤں

یوں تو آتے ہیں خیالوں میں ہزاروں پیکر
حوصلے بھر حکایات کہاں سے لاؤں

عشق کہتا ہے چلو رب سے دعائیں مانگیں
سوچتا کیا ہے کہ طاعات کہاں سے لاؤں

دل یہ کہتا ہے کہ لاریب کرم ہے اس کا
وہ تو دیتا ہے مگر ہات کہاں سے لاؤں

مجھ کو بخشی ہے جو گویائی کرم ہے اس کا
اس کو بھاجائیں جو، کلمات کہاں سے لاؤں

چوم لے بڑھ کے اجابت بھی لبوں کو جس کے
وہ دعائیں وہ مناجات کہاں سے لاؤں

عشق کہتا ہے اسے بات کی حاجت کیا ہے
کیوں یہ کہتا ہے کہ میں بات کہاں سے لاؤں

تو تو بندہ ہے لجاجت کی ضرورت کیا ہے
کیوں یہ کہتا ہے مناجات کہاں سے لاؤں

دل نے دامن ہے پسارا کہ خدایا میں تو
غرق عصیاں ہوں کرامات کہاں سے لاؤں

تیری رحمت پہ بھروسہ ہے کرم سے امید
ورنہ عاصی ہوں کمالات کہاں سے لاؤں

میرے مولیٰ مجھے حسّان کا صدقہ دیدے
تودۂ خاک ہوں لمعات کہاں سے لاؤں

میری نعتوں میں بھی خوشبو ہو گلابوں کی طرح
وہ مدارج وہ مقامات کہاں سے لاؤں

دل کے ٹکروں کو ملاؤں تو بنے نعت نبی ﷺ
میرے مولیٰ وہ کمالات کہاں سے لاؤں

دل جگر چشم تمنا میں رہیں میرے حضور
میں بھکاری ہوں محلّات کہاں سے لاؤں

اپنے خدام میں لے لیں وہ یہی کافی ہے
میں وہ جلوؤں سے بھری رات کہاں سے لاؤں

ان کے قدموں میں مجھے تھوڑی جگہ مل جائے
اور خواہش کوئی ھیہات کہاں سے لاؤں

میری معراج نظر آپ کے جلوؤں کا سراغ
میں بھلا سیر سماوات کہاں سے لاؤں

مدح خواں جس کا خدا خود ہے خدائی ساری
اس کی مدحت کروں اوقات کہاں سے لاؤں

چاند تارے تو میسّر ہیں فلک کہتا ہے
خاک طیبہ ترے ذرات کہاں سے لاؤں

معترف ہوں بخدا نعت نہیں لکھ سکتا
نعت لکھے جو تیری ذات کہاں سے لاؤں

چند قطرے ہیں محبت کے مری آنکھوں میں
ان سے بہتر کوئی سوغات کہاں سے لاؤں

تو جو چاہے تو انہیں نعت کا درجہ دیدے
معصیت کار ہوں وہ بات کہاں سے لاؤں

اتنا سننا تھا کہ رحمت کی گھٹا جھوم اٹھی
کیوں یہ کہتا ہے کہ اوقات کہاں سے لاؤں

میں نے اشکوں کو ترے نعت کا درجہ بخشا
اب نہ کہنا یہ کبھی ''بات' کہاں سے لاؤں

بارش لطف ہے جی بھر کے نہالے خادمؔ
اس سے اچھی کوئی برسات کہاں سے لاؤں

☆☆☆

ﷺ

یاد نبی کی آئی ہے — خوشیاں بھر بھر لائی ہے
رشک چمن ہے صحرا اپنا — حسن نے لی انگڑائی ہے
کیسے کہوں میں دور ہے طیبہ — سامنے وہ انگنائی ہے
شمس و قمر ہیں منگتا ان کے — سارا جہاں شیدائی ہے
باغ و چمن میں ان کا نغمہ — ان کی ہی رعنائی ہے
دل بھی ان کا جاں بھی انہیں کی — ان کی ہی بینائی ہے
یہ جو در در گھوم رہا ہے — دل ہے یا پروائی ہے
تھام لو اب بھی دامن ان کا — کچھ بھی جو دانائی ہے
پی لو جتنا پینا ہو — جام بکف آقائی ہے
رخ سے اٹھا دو پردہ اب — پاگل ہر سودائی ہے
دیکھ لئے کشکول گدائی — در پہ کھڑی زیبائی ہے
چھوٹ نہ جائے صبر کا دامن — جان پہ اب بن آئی ہے
آقا اب للہ کرم ہو — چاروں طرف بس کھائی ہے
ڈوب نہ جائے خادمؔ تیرا — جاں لیوا گہرائی ہے

☆☆☆

ﷺ

بھا گئی مجھ کو ہزاروں میں جو صورت ان کی
دل سے جاتی ہی نہیں اب کبھی الفت انکی

ان کے قدموں کے نشاں دیتے ہیں منزل کا سراغ
رب کی طاعت ہے وہی جو ہے اطاعت ان کی

لوح میری ہے قلم میرا حکومت میری
دل کو حاصل ہے مرے جب سے محبت انکی

اس صداقت پہ زمانے کی ہے تاریخ گواہ
جاں سے پیاری ہے مسلماں کو محبت ان کی

ساری دنیا پہ ابھی تیری حکومت ہوجائے
مشعل راہ اگر آج ہو سیرت ان کی

وہ تو کہیئے کہ خیالوں میں چلے آتے ہیں
ورنہ’قاتل‘ ہے مرے دوست! یہ’ فرقت‘ان کی

اس کے رتبے کی بلندی کو کوئی کیا جانے
جس نے دیکھا ہے کبھی خواب میں صورت ان کی

میرے اللہ ! مجھے اتنا سلیقہ دیدے
دل سے کرتا رہوں ہروقت میں مدحت ان کی

ان کے قبضے میں ازل سے ہے خدائی ساری
حوض ان کا ہے ملک ان کے ہیں جنت ان کی

میری قسمت پہ کریں رشک فرشتے خادم
ناخدائی کو چلی آئی ہے 'عترت' ان کی

☆☆☆

ﷺ

غم زمانے کے سارے ہوا ہوگئے
جب سے ہم ان پہ دل سے فدا ہوگئے

چارہ گر کی مجھے اب ضرورت نہیں
مُصطفےٰ دردو غم کی دواہوگئے

قتل کرنے کو آئے تھے گھر سے عمر
ان کو دیکھا تو دل سے فد اہوگئے

پڑگئی جب سے ان کی نگاہ کرم
کیا بتائیں کہ ہم کیا سے کیا ہوگئے

خشک بنجر زمینوں کے مانند تھے
ان کا دامن ملا ہم گھٹا ہوگئے

ان کی چوکھٹ پہ ہم سر بہ خم کیا ہوئے
سر اٹھا یا نہ تھا کہ ضیاء ہوگئے

ان کی زلفوں کی زنجیر کیا مل گئی
قید ہر این وآں سے رہا ہوگئے

اس طرح آپ نے دل کو صیقل کیا
ہم جہاں کے لئے آئینہ ہوگئے

ان کو دارو رسن کا کوئی غم نہیں
جو اسیر غم مصطفٰےؐ ہوگئے

ڈوب سکتی نہیں میری کشتی کبھی
آپ جب یا نبی ناخدا ہوگئے

اپنے خادمؔ پہ کیجے نگاہ کرم
دردو غم یا نبی اب سوا گئے

☆☆☆

ﷺ

حضور آئے جہاں میں ہوئی فضا روشن
زمیں زماں ہی نہیں بلکہ'دوسرا' روشن

اٹھی وہ موج تجلی کہ بزم عالم میں
مچا یہ شور ہوا باخدا خدا روشن

چمک رہا ہے نصیبہ بھی دیدۂ تر کا
نگار وقت کی آنکھوں میں ہے'حیا'روشن

گلاب وسنبل وریحاں کی بات ہی کیا ہے
ہر ایک شاخ تمنا پہ ہے 'نوا' روشن

رخ سحر سے ہویدا ہیں عید کی خوشیاں
سواد شام کے ماتھے پہ بندیا روشن

کچھ اس ادا سے زمانے میں انقلاب آیا
جو 'تیرگی' تھے وہی ہوگئے 'دیا' روشن

نگاہ ناز نبوت کی کیا کہوں تاثیر
گئے تھے قتل کو آئے تو پر ضیاء روشن

گذر گئے وہ جدھر سے مہک اٹھیں راہیں
ٹھہر گئے وہ جہاں بھی ہوئی وہ 'جا' روشن

نظر نظر میں تجلی ہے روئے جاناں کی
نفس نفس میں محبت کا 'مشغلہ' روشن

لبوں سے ان کے گلوں کی جو پتیاں برسیں
روش روش پہ ہوا یوں بھی 'میکدہ' روشن

خوشا وہ تاج شفاعت وہ منصب محمود
سروں پہ امت عاصی کے ہے 'ہما' روشن

مجھے یقیں ہے مدینے سے ہو کے آئی ہے
ابھی تلک ہے ترا پیرہن 'صبا' روشن

جمال عارض تاباں کا فیض ہے ورنہ
گلوں کی کب تھی بھلا اس طرح 'قبا' روشن

ترے حضور خدایا جو حاضری ہو مری
نگاہ و دل میں رہے روئے مصطفٰے روشن

کہاں یہ خادمؔ خستہ کہاں وہ باغ ارم
ترے طفیل مگر ہے وہ راستہ روشن

☆☆☆

ﷺ

ترا ذکر پاک مرے نبی! مرے دردوغم کا علاج ہے
مرے زخم دل کی دوا ہے یہ، مری چشم نم کا علاج ہے

مری پیاس حد سے بڑھی ہے جب، لیا نام پاک ہے باادب
یہی نام جام جہاں نما، یہی جام جم کا علاج ہے

ملے خیر سے کبھی ان سے جو، مئے دید کی کوئی بوند تو
غم محتشم کی دوا ہے وہ، دل محترم کا علاج ہے

تری بھوک تجھ کو ستائے تو، تری پیاس تجھ کو رلائے تو
کرو یاد فاقہء مصطفےٰ، یہی اس شکم کا علاج ہے

تری خوشبوؤں سے بسی ہوئی، مرے شہر جاں کی ہو ہر گلی
ترا نام ورد زباں رہے، یہی ہر الم کا علاج ہے

رخ زندگی ہے دھواں دھواں، کبھی آہ لب پہ کبھی فغاں
وہ تو کہیئے یا د حضور ہے جو ہر ایک غم کا علاج ہے

وہ جو رقص کر رہی موت ہے، وہ جو بہہ رہا ابھی خون ہے
جو اشارہ آپ کا ہو شہا، تو ہر اک بھرم کا علاج ہے

وہ ترا ہی حکم جہاد ہے یہ جو سہما سہما فساد ہے
تیرا نسخہ نسخہء کیمیا، یہی ہر ستم کا علاج ہے

تو کہاں ہے خادمؔ خستہ تن، ذرا لکھ تو وصف شہ زمن
کہ کِھلیں بھی پھول چمن چمن، یہی اب قلم کا علاج ہے

☆☆☆☆

ﷺ

جو ملی بھی ہے مجھے تو ترے واسطے ملی ہے
مری تھی، نہ ہے، نہ ہوگی، یہ جو زندگی مری ہے

ترے نام پر لٹانا مرا شغل ہے پرانا
ترے کام جو نہ آئے وہ بھی کوئی زندگی ہے

بڑی مشکلوں سے جا کے یہ کھلا ہے راز مجھ پر
جسے دل سمجھ رہا تھا وہ تو یار کی گلی ہے

مری مفلسی کے معنی نہ سمجھ سکے گا کوئی
مری ٹھوکروں میں دیکھو پڑا تاج خسروی ہے

اے نگاہ شوق جھک جا اے جبین دل مچل جا
وہ جو سامنے ہے تیرے وہی تو درِ نبی ہے

اے خدائے بندہ پرور، ترا شکریہ کہ تو نے
مجھے دی بھی ہے غلامی تو در نبی کی دی ہے

یہ جو برق بے اماں ہے مرے گھر کی ہے نگہباں
مرے عزم کا مسلسل یہ طواف کررہی ہے

مجھے بجلیوں سے خطرہ کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہوگا
مری خانہ زاد ہے یہ مرے گھر کی لونڈی ہے

مرے آشیاں کو لیکن کہیں وہ جلا نہ ڈالے
گل تر کے آستیں میں، جو ابھی بھی پل رہی ہے

تری یہ غریب امت سرعام لٹ نہ جائے
شب وروز یورشیں ہیں سر راہ رہزنی ہے

تری اک نگاہ رحمت کا ہے ملتجی یہ خادمؔ
ترے آستاں سے نسبت ترے در سے لو لگی ہے

☆☆☆☆

ﷺ

یہ ترا کرم ہے آقا یہ ہے تیری مہربانی
مرے لب پہ ہے تبسم مرے دل میں زندگانی

جو بچا لے لطف تیرا تو الگ ہے بات ورنہ
جہاں سانس لے رہا ہوں وہ تو ہے سرائے فانی

مری قبر کا زمانہ جو طواف کر رہا ہے
ترے عشق کی ہے شاہا یہ بھی اک حسیں نشانی

بھلا کب کسی کو چھوڑا یہاں داعئ اجل نے
وہ تو دی ہوئی ہے تیری یہ حیات جاودانی

اگر آپ ہی بنائیں تو بنے گی بات ورنہ
مری ناؤ ہے شکستہ مرا عزم پانی پانی

مجھے مدح خواں بنایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے
کہاں یہ غریب ہندی کہاں تیری نعت خوانی

ترے آستاں کے صدقے! مجھے مل گیا کنارہ
کئی کشتیاں ابھی تک تو نگل چکا ہے پانی

تجھے بھول جاؤں مجھ سے کبھی یہ نہ ہوسکے گا
مرے دل میں ہے حمیت مری آنکھ میں ہے پانی

اے خوشا نصیب مجھ کو ملا دامن محمد ﷺ
کہاں دیکھ پا تا ورنہ کبھی روئے شادمانی

وہ جو مہرباں ہیں تجھ پر تجھے خوف کیا ہے خادمؔ
کھڑی راہ میں اگر چہ ہے بلائے ناگہانی

☆☆☆☆

ﷺ

پاس کچھ اپنے نہیں دولتِ نسبت کے سوا
ان کی الفت کے سوا ان کی محبت کے سوا

موج گرداب میں کشتی ہے امیدوں کی پھنسی
آسرا کوئی نہیں آپ کی عترت کے سوا

دل ہی کعبہ ہے مرا دل ہی مدینہ لیکن
کیا کوئی سمجھے گا یہ اہل محبت کے سوا

جذبہء شوق تجھے ان کی محبت کی قسم
کچھ بھی مانگو نہ کبھی ان سے عنایت کے سوا

میں نے مانا کہ عبادت بھی بڑی شئے ہے مگر
کیا عبادت ہے کوئی چیز اطاعت کے سوا

ان کے قدموں میں بہاریں ہیں جناں کی لیکن
ان سے مانگی ہی نہیں میں نے ہے چاہت کے سوا

وہ تو کہتے ہیں جو لینا ہو خوشی سے لے لو
کوئی چاہت ہی نہیں دل میں محبت کے سوا

ان کے مستوں کی شریعت بھی نرالی دیکھی
اک عبادت نہیں مرقوم شہادت کے سوا

باغ جنت بھی بھلی چیز ہے زاہد لیکن
مجھ کو بھاتا ہی نہیں کچھ در حضرت کے سوا

بستیاں چاند ستاروں پہ بسانے والو!
تیری منزل ہی نہیں کوئی شریعت کے سوا

یوں تو داتا ہیں وہ دیتے ہیں سبھوں کو خادمؔ
تو نے مانگی ہی نہیں جذبہء خدمت کے سوا

☆☆☆☆

ﷺ

سوغات لے کے وصل کی آئی ہوئی ہے رات
جلوؤں میں ان کے آج نہائی ہوئی ہے رات

شاید حریم ناز سے پردہ اٹھا ہے آج
لینے بلائیں زلف کی آئی ہوئی ہے رات

ملنے کو عرش و فرش ہیں باہم گلے ابھی
دلہن بنی ہے سنوری سجائی ہوئی ہے رات

تشنہ نہ جائے آج کوئی بزم ناز سے
لے کر پیام شوق یہ آئی ہوئی ہے رات

اٹھنے کو ہے نقاب رخ والضحیٰ سے آج
جب سے سنا ہے دل میں سمائی ہوئی ہے رات

آتی ہے چاندنی سے بھی خوشبو گلاب کی
کوچے سے ان کے ہو کے جو آئی ہوئی ہے رات

چھائی ہے دل پہ زلف معنبر کی دلکشی
شاید یہی سبب ہے ،لجائی ہوئی ہے رات

پردہ رخ حبیب سے جب تک اٹھا نہ تھا
محسوس ہورہا تھا ستائی ہوئی ہے رات

خوشبو ہے روشنی ہے چراغاں ہے ہر طرف
کس مہہ لقا کی دوستو! لائی ہوئی ہے رات

اتنی حسین جاں فزا دل کش کبھی نہ تھی
آئی نہیں ہے یہ تو بلائی ہوئی ہے رات

شاید کوئی گلاب کھلا ہے ابھی ابھی
لگتا ہے عطر گل میں بسائی ہوئی ہے رات

خادم کوئی تو راز ہے ورنہ بتایئے
اتنی بھی کیوں حسین بنائی ہوئی ہے رات

☆☆☆☆

ﷺ

میری آنکھوں کو عطا کاش وہ بینائی ہو
جس طرف اٹھے نظر ان کی ہی زیبائی ہو

دل کے شیشے میں نظر آئے تو صورت ان کی
بند آنکھیں جو کروں ان کی شناسائی ہو

اس کی قسمت کی بلندی کے میں قرباں جاؤں
ان کے دیدار کی جس شخص نے مئے پائی ہو

چاند تاروں سے کہیں بڑھ کے ہے تلوا ان کا
''وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو''

دل کے تاروں سے صدا آتی ہے پیہم آقا
صدقے جاؤں، مرے صحرا میں بھی رعنائی ہو

شربت دید پیوں خوب پیوں خوب پیوں
کاش ایسی بھی کبھی میری پذیرائی ہو

ان کے انوار سے روشن ہے فضائے گیتی
جس بیاباں میں وہ چاہیں چمن آرائی ہو

دل کے کوچے میں مرے آ کے ٹھہر جائے کبھی
خوشبوئے زلف نبی ﷺ جب بھی صبا لائی ہو

ان کا خادم ہوں مقدر پہ ہوں نازاں مولا
ان کی چوکھٹ پہ مگر اذن جبیں سائی ہو

☆☆☆☆

کاش ان کے روضے تک آہ سر بسر جاتی
اک نگاہ فرماتے زندگی سنور جاتی

ان کے روئے زیبا کو دیکھ پاؤں ناممکن
بس وہ سامنے ہوتے زندگی ٹھہر جاتی

لیلۃ البرأۃ ہے کاکل حسیں انکا
بھیک لینے بخشش کی زندگی کدھر جاتی

ذات پاک ان کی ہے ذات حق کا آئینہ
کیوں نہ آیۂ قرآں بھی انہیں کے گھر جاتی

روئے دل نشیں ان کا رب کو کتنا پیارا ہے
جس طرف وہ منھ کرتے بندگی ادھر جاتی

کاش دیکھ لیتا میں ان کا گنبد خضراء
خار دل نکل جاتا ، چشم تر بھی تر جاتی

ان کو رب نے بخشا ہے حوض آب کوثر کا
وہ نہ گر عطا کرتے تشنگی کدھر جاتی

ان کو دیکھ لیتا ہوں خواب کے دریچوں سے
'وا' نہ یہ بھی در ہوتا تو 'لگی' کدھر جاتی

جس دعاء کو حاصل ہو طشتِ زر، درودوں کا
لیکے دایۂ رحمت کیوں نہ عرش پر جاتی

پھر پلٹ کے آپے میں میں کبھی نہ آتا گر
آپ سامنے ہوتے جس طرف نظر جاتی

ہوں غلام دیرینہ اہل بیت سرور کا
کیوں نہ موج طوفاں بھی ناؤ پار کر جاتی

اپنے خادمؔ خستہ پر بھی اک نظر آقا
بس اشارہ فرماتے میری جھولی بھر جاتی

☆☆☆☆

ﷺ

مجھ پہ اتنا سا کرم اے شہہِ والا ہوجائے
زندگی میری ،ترے نام 'قبالہ' ہوجائے

رب نے بخشا ہے تجھے کون ومکاں کی کنجی
کیوں نہ کونین گدائے در والا ہوجائے

کوزۂ آب کو چاہیں تو سمندر کردیں
جس سمندرکووہ جب چاہیں 'پیالہ' ہوجائے

لطف ان کا جو میسر ہو خد اشاہد ہے
ذرۂ خاک بھی دم بھر میں ہمالہ ہوجائے

صاحب لوح وقلم نازش افلاک وزمیں
چاہ لو جس کووہی لولؤ ولالہ ہوجائے

مس جو ہوجائے مس خام زرخالص ہے
تیرے قدموں سے لپٹ جائے جواعلیٰ ہوجائے

آپ کی بات تو کیا؟ ہے یہ غلاموں کا مقام
جس اندھیرے میں قدم رکھ دیں اجالا ہوجائے

بارش لطف میں جی بھر کے نہانے کو ملے
پھرتو جینے کا مزہ پل میں دوبالا ہوجائے

بے حجابانہ کوئی دیکھے کہاں ممکن ہے
ایک جلوے میں یہ دنیا تہہ وبالا ہوجائے

چندسکّوں کے عوض عظمت سرکار سے بیر
منکر شان نبی تیرا 'دِوالہ' ہوجائے

میری قسمت پہ کریں رشک فرشتے خادم
ان کے ہاتھوں جو عطا ایک نوالہ ہوجائے

☆☆☆☆

ﷺ

بخت رسا جب فرش زمیں کا جاگا آدھی رات کے بعد
ابر کرم بھی ٹوٹ کے پھر تو برسا آدھی رات کے بعد

بزم جہاں میں دھوم مچی تھی سارا جہاں سودائی تھا
گونج رہا تھا پیار کا ہر سو نغمہ آدھی رات کے بعد

رات حسیں، پرنور نظارے،اس پہ وہ زلفوں کو سنوارے
چشم فلک بھی دیکھ کے ان کو خیرہ آدھی رات کے بعد

مکھڑا جس سے چاند لجائے ،زلفیں وہ بادل شرمائے
کب تھا کسی کو دید کا انکی یارا آدھی رات کے بعد

نور کا دریا نور کی موجیں نور کا ساحل نور کی لہریں
جاگتی آنکھوں نے یہ دیکھا سپنا آدھی رات کے بعد

رات تھی وہ تھے،اور ستارے،کرتا رہا جی بھر کے نظارے
مچلا کتنی بار نہ پوچھو سجدہ، آدھی رات کے بعد

تلووں سے اک موج رواں تھی روشن جس سے بزم جہاں تھی
تارِ نظر کے بس میں کہاں تھا جلوہ آدھی رات کے بعد

زاہد تیرا طنز بجا ہے ،لیکن اپنی بھی تو سوچ
میں تو شرابی کام ہے میرا پینا آدھی رات کے بعد

دیر و حرم کے جھگڑوں سے کیا مجھ کو لینا دینا ہے
کام ہے میرا یا د میں ان کی رونا آدھی رات کے بعد

جب سے سنا ہے رات گئے وہ جلوہ دِکھانے والے ہیں
بھول گئی ہیں آنکھیں میری سونا آدھی رات کے بعد

تشنہ لبانِ شوق سے کہہ دو خادمؔ! یہ میخانہ ہے
بادہ کشوں کو ڈھونڈ ہی لے گا مینا آدھی رات کے بعد

☆☆☆☆

ﷺ

یہ جو آتا ہے نظر بزم میں مدحت کا گلاب
جلوہ فرما ہے کہیں ہو نہ ہو قدرت کا گلاب

یہ جو گل چاک گریباں سے نظر آتے ہیں
دل میں حسرت ہے نگاہوں میں مشیّت کا گلاب

ہائے وہ قرب دنیٰ منزل قاب قوسین
کس بلندی پہ کھلا جاکے ہے رفعت کا گلاب

سوچتا ہوں تو خیالوں کو غشی آتی ہے
کیسا بخشا ہے تمہیں حق نے بھی عظمت کا گلاب

تاج والے تری چوکھٹ کو سلامی دیویں
دیکھ پائیں جو کبھی جاہ کا حشمت کا گلاب

ملک کونین کی کنجی ہے ترے ہاتھوں میں
واہ رے شان تری واہ رے شوکت کا گلاب

کوئی موسم ہو وہ گلزار بنا دیتا ہے
ہائے کیا چیز ہے سرکار کی الفت کا گلاب

سورۃُ الحمد سے والناس تلک پڑھ جاؤ
کوئی صورت کا ہے ان کی کوئی سیرت کا گلاب

یوں تو آنے کو 'نبی' سیکڑوں آئے لیکن
وہ جو آئے ہیں تو مہکا ہے امامت کا گلاب

تیری مرضی ہے جسے چاہے، قیادت دیدے
تیری مٹھی میں ہے کونین کی قسمت کا گلاب

جب سے دیکھا ہے گنہ گار کی بن آئی ہے
اپنے ہاتھوں میں لئے ان کو شفاعت کا گلاب

پرسش غم کو چلے آئے تھے پل بھر کے لئے
کتنا تازہ ہے مگر آج بھی تربت کا گلاب

گل تو کیا چیز ہے کہیئے تو گلستاں دیدوں
دے نہیں سکتا مگر ان کی محبت کا گلاب

جان دے کر بھی بچے یہ تو بچائے رکھئے
کام آئے گا وہاں تو یہی نسبت کا گلاب

خادمؔ خستہ و دل گیر کی حسرت یہ ہے
دل میں سیرت کا تو آنکھوں میں ہو صورت کا گلاب

☆☆☆☆

ﷺ

اے دل مضطر سنبھل! نعت شہہ ابرار لکھ
مدحت سرکار میں ڈوبے ہوئے اشعار لکھ

تا بکے لکھتا رہے گا فصل گل کی داستاں
اب خدارا داستان احمد مختار لکھ

صورت و سیرت ہے کیسی! کیا ہے انداز کلام
کیا ہیں کیسے ہیں مرے آقا مرے غمخوار لکھ

مہر و مہہ آتے ہیں لینے نور کی خیرات جب
جانے خود ہونگے وہ کیسے کتنے پر انوار لکھ

یوں تو روشن ہیں فلک پر انگنت ماہ و نجوم
سب میں روشن ہیں مگر ان کے لب و رخسار لکھ

دور ہو جائے گا ہر غم ان کا چہرہ یاد کر
ان کا چہرہ کیا ہے قدرت کا حسیں شہکار لکھ

کس طرح ہوتا ہے روشن خانہء دل دیکھنا
دُرِّ دندان نبی کتنے ہیں گوہربار لکھ

ہائے وہ لب جس کو کہیئے چشمہء آب زلال
پھول جھڑتے ہیں سدا جن سے دم گفتار لکھ

نطق مَـــآ اَوْحـــیٰ کی اتنی خوشنما تفسیر ہے
جیسے روشن آئینے میں ہو کوئی گلنار لکھ

چشم مَـــازَاغَ الْبَـصَــرُ ہے چشمہءآب حیات
تشنگی دل کی بجھاتے ہیں جہاں ابرار لکھ

تیغ ابروئے نبی کی دھار بھی کیا دھار ہے
روک پایا ہے نہ کوئی آج تک اک وار لکھ

ہم گنہ گاروں پہ مولا کے کرم سے آج بھی
سایہ گستر کس طرح ہیں گیسوئے خم دار لکھ

پل میں ہیں فرش زمیں پر پل میں بام عرش پر
بجلیاں بھی دم بخود ہیں دیکھ کر رفتارلکھ

چاندنی جس کے غبار راہ کو سجدہ کرے
ہے کہیں کیا اور بھی ایسا کوئی کردار لکھ

جس کی ڈیوڑھی سے کبھی خالی کوئی جاتا نہیں
وہ نہیں تو کون ہے پھر مالک ومختار لکھ

سنگ ریزوں نے بھی جس کے حسن کا کلمہ پڑھا
کون ہے وہ ماسوائے احمد مختار لکھ

دل تڑپتا ہے ذرا اے کلک گوہر بار اب
کیا ہیں کیسے ہیں مدینے کے درودیوار لکھ

جھم جھما جھم کس طرح رحمت برستی ہے وہاں
کتنے دل کش گنبد خضرا کے ہیں مینار لکھ

کتنی پاکیزہ ہوا ہے کتنی دلکش ہے فضا
کتنے اچھے ہیں وہاں کے کوچہ وبازار لکھ

گد گداتی کس طرح کلیوں کو ہے باد صبا
کس طرح دل میں اتر جاتی ہے نوک خارلکھ

کس طرح رستہ دکھاتی ہے خرد کو بوئے گل
چاکِ دامانِ جنوں سیتے ہیں کیسے خار لکھ

کس طرح بامِ فلک بھی چومتا رہتا ہے در
کس طرح پیہم برستے ہیں وہاں انوار لکھ

کس طرح رم جھم برستی ہیں وہاں آنکھیں بتا
کس طرح احساس غم کرتا ہے دل پر وار لکھ

کس طرح بھر بھر کے لاتے ہیں سب اپنی جھولیاں
کون دیتا ہے اگر دیتے نہیں سرکار لکھ

کیا تماشہ ہے کہ اک امّی لقب کے سامنے
سر بسجدہ علم و دانش کا ہے ہر پندار لکھ

ہاں یہی ہے وہ مدینہ جس کے بھونرے آج بھی
فخر کرتے ہیں لٹا کر سر نہیں گھر بار لکھ

ہاں یہی ہے وہ مدینہ جس کے بھونرے آج بھی
موڑ دیتے ہیں کبھی تلوار کی بھی دھار لکھ

ہاں یہی ہے وہ مدینہ جس کے بھونرے آج بھی
ظلم سے رہتے ہیں ہر دم برسرِ پیکار لکھ

ہاں یہی ہے وہ مدینہ جس کے بھونرے آج بھی
گردنیں دے کر سجاتے ہیں صلیب و دار لکھ

ہاں یہی ہے وہ مدینہ جس کے بھونرے آج بھی
کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں در ہے یا دیوار لکھ

دربدر پھرتا ہے کیوں بوئے پریشاں کے لئے
تو مسلماں ہے تو ہے خود طبلۂ عطار لکھ

جس کی ہیبت سے کبھی لرزاں تھے شاہان غیور
کیا ہوئی آخر تری اے قوم وہ تلوار لکھ

مل گئی ہے جس کو ان کے در کی تھوڑی خاک بھی
چاند تاروں کی طرح ہے آج بھی ضوبار لکھ

سر جھکائے جانے کیا کیا دیکھتا رہتا ہے وہ
ان کا دیوانہ بھی ہے کتنا بڑا ہُشیار لکھ

خاکسارانِ جہاں راازحقارت تومَبیں
کیا عجب ان گدڑیوں میں ہو دُرِ شہوار لکھ

جب غلام مصطفٰے ہے تو تجھے کیا خوف ہے
ان کا دامن تھام لے اور ہو جا دریا پار لکھ

خادمؔ خستہ ہو اجاتاہے پاگل عشق میں
ہر گھڑی مانگے ہے اب تو شربت دیدار لکھ

☆☆☆☆

ان کا جلوہ مری نگاہ میں ہے
نور ہی نور خوابگاہ میں ہے

گو مدینے سے میں چلا آیا
دل وہیں ان کی جلوہ گاہ میں ہے

ان کی چشم کرم کا ہے اعجاز
اتنی رونق جو خانقاہ میں ہے

کون کہتا ہے ڈوب جائے گی
میری کشتی تری پناہ میں ہے

ان کے ہوتے جحیم میں جاؤں
اتنی طاقت کہاں گناہ میں ہے

دل کی آنکھیں بھی ہوں اگر روشن
ان کا جلوہ تو برگِ کاہ میں ہے

ان کے زیرِ نگیں ہے ،لوح وقلم
کب یہ خوبی کسی بھی شاہ میں ہے

ان کا خادم ہوں کم نہیں یہ بھی
تذکرہ میرا مہروماہ میں ہے

☆☆☆

ﷺ

فقط جس میں ترا سودا ہے وہ سر ہم نے پایا ہے
جہاں معراج ہر سجدہ ہے وہ در ہم نے پایا ہے

مری رندی نہیں مرہونِ منت ساغر جم کی
ترے ہاتھوں بحمد اللہ کوثر ہم نے پایا ہے

نہیں موقوف کچھ جن وبشر پر سارے عالم کو
سوالی بن کے آتے تیرے در پر ہم نے پایا ہے

منور جن کے جلووں سے فضائے ہر دو عالم ہے
اس اجڑے دل میں اکثر جلوہ گستر ہم نے پایا
ہے

مری گدڑی میں پوشیدہ ہے وہ لعل بدخشانی
طلب میں جس کی شاہوں کو بھی مضطر ہم نے پایا ہے
نثاروں سیکڑوں جنت ملے جو سنگ در ان کا
کروں پھر ناز قسمت پر کہ کیا در ہم نے پایا ہے

مرے کشکول میں ان کی عنایت کے سوا کیا ہے
خوشا قسمت جو یہ انمول گوہر ہم نے پایا ہے

اجابت خود لپک کر چوم لیتی ہے دعاؤں کو
طفیل ان کے شرف یہ خادم در ہم نے پایا ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

اتنا احساں ہو اگر شاہ امم کیا کہنا
میں بھی ہو جاؤں کبھی خاک حرم کیا کہنا

میں مدینے میں رہوں اور مدینہ دل میں
مجھ کو ڈھونڈا ہی کرے باغ ارم کیا کہنا

اپنا محبوب دیا طالب و مطلوب دیا
مجھ سے عاصی پہ خدا کا یہ کرم کیا کہنا

ان کے چہرے پہ تو فاقوں کے نشاں ملتے ہیں
ان کے قدموں میں ہیں دینا ور درم کیا کہنا

پاس طاعت ہے نہ تقویٰ نہ عبادت زاہد
پھر بھی رکھیں گے مرے شاہ "بھرم" کیا کہنا

کتنے آئے گئے باقی نہ نشاں ہے کوئی
ان کا زندہ ہے مگر نقش قدم کیا کہنا

ان کے قدموں میں سلاطین کے سر جھکتے ہیں
جو بھی دل سے ہیں ترے بیش یا کم کیا کہنا

ان کی دہلیز پہ سر ہو اور اجل آجائے
ان کے خادم کا جو، اللہ قسم کیا کہنا

☆☆☆

مقدر اوج پر ہے در تمہارا ہم نے پایا ہے
زمیں پر عرش اعظم کا ستارہ ہم نے پایا ہے

تمہاری ناخدائی کا کوئی اعجاز کیا جانے
ہر اک گرداب میں سو سو کنارہ ہم نے پایا ہے

تجھے آغوش میں لے کر حلیمہ بی یہ کہتی تھیں
خوشا قسمت غریبوں کا سہارا ہم نے پایا ہے

سراپا آپ کا ہے در حقیقت جلوۂ قدرت
دمِ دیدار کچھ ایسا نظارہ ہم نے پایا ہے

خدا کو کس قدر پیاری ہے انکی صورت وسیرت
بھرا توصیف سے قرآں کا پارہ ہم نے پایا ہے

نظر آتے ہو، جاتی ہے نظر جس سمت بھی آقا
بحمد اللہ وہ ذوق نظارہ ہم نے پایا ہے

لحد میں نزع میں محشر میں ہر دشوار منزل میں
تمہارا بس تمہارا ہی سہارا ہم نے پایا ہے

بشکل نعت گوئی رب تعالیٰ سے دل مضطر
عجب اک دل نشیں روشن ستارہ ہم نے پایا ہے

مچلتا جھومتا جاتا تھا خادمؔ اور کہتا تھا
زہے قسمت کہ ان کا ''نان پارہ'' ہم نے پایا ہے

☆☆☆

سرخ روئی مل گئی جب در تمہارا مل گیا
گود میں موج حوادث کی کنارہ مل گیا

آپ نے رکھا قدم دھرتی کی قسمت تر گئی
زندگی کے رحل کو قرآں کا پارہ مل گیا

سامنے نار جہنم سر پہ تھا عصیاں کا بوجھ
وہ تو کہیئے ان کی رحمت کا سہارا مل گیا

جلوۂ روئے نبی پھیلا ہے یوں تو چار سو
جس پہ لطف ان کا ہو اتاب نظارہ مل گیا

ان کی یادوں نے دیا جب بھی سہارا یک بیک
کھو گیا تھا جو سکوں واپس دوبارہ مل گیا

ناز ہے ان کے غلاموں کو غلامی پر سدا
کیا رہا ملنے سے جب رب کا دلارا مل گیا

ان کے بحر جود کی طغیانیاں کیا ہو بیاں
جس نے جو مانگا اسے سارے کا سارا مل گیا

دیکھئے وہ سائلوں کی صف میں ہے خادمؔ کھڑا
دیجیئے اتنا پکار اٹھے کہ سارا مل گیا

☆☆☆

ﷺ

دل مضطر !تمنا ہے ازل سے بس یہی اپنی
کہ ان   کے کام آجائے کبھی یہ زندگی اپنی

تصور باغ طیبہ کا بھی کیا ہی روح افزا ہے
گماں ہوتا ہے دنیا کی ہے جیسے ہر خوشی اپنی

انہیں دیکھوں، سنوں ان کی، انہیں کا ذکر ہو لب پر
اسی عالم میں گذرے کاش یا رب زندگی اپنی

مدینہ آگیا نزدیک تر شاید دل مضطر!
بڑھی جاتی ہے ورنہ کیوں بتا وارفتگی اپنی

رضا ان کی حقیقت میں رضائے حق تعالیٰ ہے
اسی میں ہے خدا شاہد نہاں شاہنشہی اپنی

قسم ہے رب کعبہ کی وہ اپنے ہوگئے تو پھر
چمن اپنا ہے گل اپنے بہار سرمدی اپنی

زمیں کی گود میں خضراء کا منظر دیکھ کر شب بھر
فلک روتا ہے، کھلتی ہے اسے جو یہ کمی اپنی

مبادا قلب ناز مصطفیٰ کو ٹھیس لگ جائے
چھپالی دامن دل میں ہے پلکوں نے نمی اپنی

نہ جائے گا خمارِ بادۂ عشق نبی سر سے
اسیر زلف پیچاں ہے ازل سے زندگی اپنی

مقدر میں لکھی تھی شاہ طیبہ کی ثنا خوانی
کہاں جاتی مجھے یوں چھوڑ کر خادم شہی اپنی

☆☆☆

یا نبی آپ کا جس شخص پہ احساں ہوگا
میرا ایماں ہے وہی صاحب ایماں ہوگا

جو حقیقت میں تہہ دل سے مسلماں ہوگا
سر ہو نیزے پہ لب شوق پہ قرآں ہوگا

جس کو حاصل شہہ کونین کی الفت ہوگی
بس وہی روز جزا خلد کا مہماں ہوگا

اف وہ ساعت کہ اٹھائینگے وہ رخ سے پردہ
ہائے وہ وقت عیاں جب رُخِ تاباں ہوگا

اور بڑھنے دے ذرا جوشِ جنوں کی تاثیر
خانہء دل ہی ترا شہر نگاراں ہوگا

جان جاتی ہے چلی جائے نہ جائے ایماں
تیری بخشش کا یہی حشر میں ساماں ہوگا

تو جو جاتا ہے مدینے تو مجھے بھی لے چل
'جذبہء شوق' خدا تیرا نگہباں ہوگا

حسن دلدار پہ پردہ ہی پڑا رہنے دو
اک قیامت ہی بپا ہوگی جو عریاں ہوگا

کیوں پریشاں ہے عبث سوچتا کیا ہے خادمؔ
ان کے ہوتے تو اسیرِ غم دوراں ہوگا ؟

☆☆☆

ﷺ

آنکھیں ہوں مری جلوے ہوں ترے، اے شاہ مدینہ آٹھوں پہر
کرتا ہی رہوں میں رخ کا ترے، جی بھر کے نظارہ آٹھوں پہر

اے کاش لکھی تربت ہو مری، سرکار تمہارے قدموں میں
ڈھونڈا ہی کرے رضواں بھی "مجھے، اور میرا ٹھکانہ" آٹھوں پہر

چہرہ ہے ترا وَالْفَجْر اگر، زلفیں ہیں تری وَالَّیْل شہا
از فرش زمیں تا عرش بریں انوار کا میلہ آٹھوں پہر

چہرے کو لئے آغوش میں ہیں یوں ریش منور کی کرنیں
گھیرے ہوئے جیسے چاند کو ہو پرنور سا ہالہ آٹھوں پہر

بخشی ہے مشیت نے ان کو وہ تاج کرامت ! کیا کہیئے
جلووں کا بدن جلووں کی قبا جلووں کا عمامہ آٹھوں پہر

سونے کے کبھی چاندی کے طبق ہاتھوں میں لئے خورشید وقمر
آتے ہیں فلک سے لینے کو قدموں کا غسالہ آٹھوں پہر

جب ان کے پسینے کی خوشبو گلشن میں صبا پہنچاتی ہے
تب جا کے مہکتا ہے یارو! کلیوں کا دوپٹہ آٹھوں پہر

روضے پہ سلامی دینے کو آتے ہیں فرشتے صبح ومساء
گاتی ہیں جناں کی حوریں بھی ان کا ہی قصیدہ آٹھوں پہر

اس خادمِ خستہ پر آقا ﷺ کرم کی ایک نظر
ساماں ہے اگر بخشش کا کوئی تو تیرا وظیفہ آٹھوں پہر

☆☆☆

ﷺ

اے باغ مدینہ کیا کہنا بے مثل تری زیبائی ہے
بلبل بھی قصیدہ خواں ہے ترا ہر پھول ترا شیدائی ہے

آئی ہے مدینے کی شاید خوشبو میں نہا کر باد صبا
ہر لمحہ کرم فرمائی ہے ہر لحظہ چمن آرائی ہے

تو فرش زمیں کی عزت ہے تو عرش بریں کی ہے رفعت
کشکول لئے ہاتھوں میں کھڑی چوکھٹ پہ تری "دارائی" ہے

تجھ سے یہ زمانہ روشن ہے تجھ سے یہ بیاباں ہے گلشن
ہر گل میں تری ہی خوشبو ہے غنچوں میں تری رعنائی ہے

آتے ہیں سلامی دینے کو جب حورو ملائک جن وبشر
کیا عرض کروں کیا رتبہ ہے کیا شان ہے کیا زیبائی ہے

ہر دل کو تمنا ہے تیری ہر آنکھ ہے محوِ نظّارہ
ہر لب پہ ترانہ ہے تیرا ہر شخص ترا سودائی ہے

یہ خادمِ خستہ کی ہے دعا طیبہ سے چلے تو آئے صدا
تو خادم درگہہ عالی ہے کیا خوب تری دانائی ہے

☆☆☆

اے حسن ملیح دل آرا کیا بات تری زیبائی کی
حوریں ہیں بلائیں لینے کو رستے میں کھڑی سودائی کی

تو نور ازل کا آئینہ تو حسن ابد کا گنجینہ
تجھ سا تو کوئی کیا ہوگا شہا، تمثیل نہیں شیدائی کی

تو ماہ درخشاں شمع ہدیٰ تو صبح سعادت نور خدا
کھاتی ہے بہارِ باغ جناں سوگند تری رعنائی کی

عُشّاق ترے روضے پہ کھڑے اشکوں کے کنول آنکھوں میں لئے
امید لگائے کب سے ہیں سرکار کرم فرمائی کی

اٹھے بھی نقاب رخ شاہا بھر جائے غریبوں کا کاسہ
ہاں لاج رکھو سرکار مرے للہ مری بینائی کی

جب روز قیامت پیش خدا حاضر ہوں امیر وشاہ گدا
کچھ ایسی نگاہ رحمت ہو بن آئے ترے سودائی کی

بس دست کرم اے شاہ ہدیٰ خادمؔ کے بھی سر پہ ایک ذرا
بن جائے جو بگڑی ہے اسکی ، ہے آس لئے شنوائی کی

☆☆☆

ﷺ

ہوا کوے طیبہ سے آنے لگی ہے
مرادوں کی کلیاں کھلانے لگی ہے

مہکنے لگے ہیں امیدوں کے گلشن
بہار اپنے جوبن دکھانے لگی ہے

گلے مل رہے ہیں اجالے اندھیرے
نئی رت جہاں کوسجانے لگی ہے

جو بیزار تھیں پھر سے ان تتلیوں کو
بہار چمن پھر رجھانے لگی ہے

چلی ہے کچھ اسطرح باد بہاری
رگ وپے میں بجلی سمانے لگی ہے

نہ گھبرا دل مضطرب اب نہ گھبرا
سحر رخ سے پردہ اٹھانے لگی ہے

نہ مایوس ہو میری چشم تمنّا
نئی صبح پھر جگمگانے لگی ہے

ذرا اے گھٹا جھوم کے پھر برس جا
زمیں پھر بگولے اڑانے لگی ہے

ذرا تو بھی دامن کو پھیلا دے خادمؔ
دعا اب عطا سے لجانے لگی ہے

☆☆☆

ﷺ

رحمت عالم کی رحمت ہے سمندر سے سوا
مہرباں کوئی نہیں ہے میرے سرور سے سوا

آج تک دیکھا نہیں ہے چشم مہروماہ نے
کوئی پیکر خوب صورت ان کے پیکر سے سوا

حسن عالم تاب ہے ان کا قرار قلب وجاں
جسم اقدس ہے معطر ہر گل تر سے سوا

اک جھلک دیکھی تھی شاید روئے زیبا کی کبھی
محو حیرت آئینہ ہے جب سے پتھر سے سوا

علم وحکمت نورو نکہت،معرفت خود آگہی
نعمتیں ساری ہیں ان کے گھر میں ہر گھر سے سوا

وہ تو مختار جہاں ہیں پھر بھی اے قلب تپاں
سختیاں جھیلی ہیں کس نے ان کی دختر سے سوا

ہوسکے تو اس جہان آب وگل سے پوچھئے
کس نے خوں اپنا دیا ہے ابن حیدر سے سوا

ان کے در پہ جبہ سائی کی للک اچھی نہیں
محترم ہے خاک در بھی اپنے اس سر سے سوا

خادمؔ خستہ بتا کیوں اس قدر مایوس ہے
کیا گناہوں کے ہیں لشکر عفو سرور سے سوا

☆☆☆

جلوۂ نور نبوت صبح رُستا خیز ہے
شام غم اپنی بھی اب شام نشاط انگیز ہے

سورۂ وَالَّیُـــــلُ ہے زلف دوتائے مصطفٰے
آیۂ وَالُـفَجُرُ وصف روئے دل آویز ہے

در دنداں آیۂ والـــنـــجـــم کی شرح جمیل
گفتگو ایسی کہ کہیئے وحی نکہت بیز ہے

مہرباں ایسے کہ جیسے موجۂ باد نسیم
خلق گویا ملتفت خود ساقئ گل ریز ہے

خامشی ایسی کہ جیسے موج دریا کا سکوت
آگہی گویا سمندر، جوتلاطم خیز ہے

ہاں اسی جانِ مسیحا کا ہے یہ بھی معجزہ
آدمیت خندہ زن ہے گل تبسم ریز ہے

چھا گئی ہے دوجہاں پر زلف دوتائے
رسول
مست و بےخود ہے فضا خوشبو سے دل لبریز ہے

خادمؔ خستہ کا دل تھا سنگ خارا کی طرح
جب سے برسی ہے گھٹا زلفوں کی یہ زرخیز ہے

☆☆☆

ﷺ

رہِ وفا ہے معطر تو باغ طیبہ سے
مہک رہا ہے گل تر تو باغ طیبہ سے

کہاں وہ جنت رضواں کہاں یہ بے مایہ
چمک رہا ہے مقدر تو باغ طیبہ سے

مری بساط کہاں آسماں کو زہر کرو
کھڑا ہے در پہ سکندر تو باغ طیبہ سے

یہ سیم وزر کا جہاں راس آنہیں سکتا

دل حزیں ہے قلندر تو باغ طیبہ سے
فلک کے چاند ستاروں سے پوچھ کر دیکھو
اگر ہے روشنی گھر گھر تو باغ طیبہ سے

چراغ راہ ہُدیٰ ان کا نقش پا ہے فقط
جبین دل ہے منور تو باغ طیبہ سے

وہی ہیں گلشنِ امکاں کے تاجور خادمؔ
اگر ہے تو بھی مظفر تو باغ طیبہ سے

☆☆☆

ﷺ

مرے جنوں کی 'مدینہ' ہے آخری منزل
وفا، خلوص ومحبت کی دائمی منزل

بجھے گی پیاس نہ رندوں کی آب کوثر سے
بجا، کہ یہ بھی مگر ہے اک عارضی منزل

جمالِ روئے شہہِ مشرقین کیا کہنا
نگاہ و دل کی مری ہے تو بس وہی منزل

غمِ حیات کے مارو! چلے بھی آؤ کہ
سکون دل کی نہیں اوراب کوئی منزل
نگاہ ناز نبوت کا دیکھئے اعجاز
سمٹ کے آ گئی قدموں میں ہے مری منزل

تلاش منزل جاناں تو سب کو ہے لیکن
کسی کسی کو ہی ملتی ہے چاند کی منزل

ملے گا گوہرِ مقصود بھی مگر خادمؔ
وفا کی راہ میں ہر گام ہے کڑی منزل

☆☆☆

ﷺ

اس حقیقت پہ ہے قرآں آج بھی روشن دلیل
مصطفٰے خیر الوریٰ ہیں بے مثیل و بے عدیل

کیوں ہو فکر موج طوفاں ناخدا جب آپ ہیں
کیوں ہو غم روز جزا کا آپ خود ہیں جب کفیل

انکے ہوتے ڈوب جاؤں یہ تو ممکن ہی نہیں
گو بھنور بھی مضطرب ہے راہ بھی از حد طویل
ان کی عظمت کو کسی کی 'ہاں' کی کچھ حاجت نہیں
مہر عالم تاب ہوتا آپ ہے اپنی دلیل

دولت عشق نبی ﷺ جس دل میں ہو مرتا نہیں
زندۂ جاوید ہے واللہ ان کا ہر قتیل

بس زبانِ اشک سے کہئے جو کہنا ہو انہیں
داستان درد، ہوتی ورنہ ہے بے حد طویل

کامیابی تو اسی دن مل گئی خادمؔ تجھے
ہوگئے جس دن محمد مصطفےٰ ﷺ تیرے وکیل

☆☆☆

چہرہ چمک رہا جو ابھی زندگی کا ہے
لاریب یہ بھی معجزہ میرے نبی ﷺ کا ہے

یوں تو حضور آپ کے جلوے ہیں چار سو
دیکھے نصیب یہ کہاں ہر آدمی کا ہے

کون ومکاں میں گونجتا رہتا ہے جو مدام
یا مصطفٰے وہ نام بھی تو آپ ہی کا ہے

فرش زمیں پہ چھوڑیئے ماتھے پہ عرش کے
لکھا جو نام پاک ہے وہ کس نبی کا ہے

سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے خود حضور
مرقد میں، پھر تو خوف کیا پھر تیرگی کا ہے

سایہ حضور پاک کا کیوں ڈھنڈتے ہیں آپ
سایہ جہانِ حسن میں کیا روشنی کا ہے

نور خدا ہے آدم خاکی کے بھیس میں
کتنا بلند مرتبہ اس آدمی کا ہے

پانی، کھجور، بوریا، تسبیح، جانماز
شاید یہ زادِ راہ کسی جنتی کا ہے

تازہ ہے اور تازہ رہے گا یہ حشر تک
پانی نہیں ہے خون یہ آل نبی ﷺ کا ہے

گھر گھر چراغ علم نبی ﷺ کا جلایئے
جو وقت آرہا ہے بڑی تیرگی کا ہے

بخیئے ادھیڑ نے کی اب عادت کو چھوڑیئے
باقی بچا جو وقت ہے بخیہ گری کا ہے

مایوسیاں ہیں دین نبی میں حرام جب
منظر ہر اک سمت کیوں یہ بزدلی کا ہے

بڑھ کر یزید وقت سے اک بار پوچھئے
کیوں سلسلہ یہ قتل کا غارت گری کا ہے

رنگیں زمیں ہے خون مسلماں سے ہر طرف
مسلم ہی کیا نگاہ میں بکرا بلی کا ہے

سن اے جہاں ظلم شقاوت کے شہر یار
اچھا نہیں یہ رنگ جو باہو بلی، کا ہے

ردعمل بھی ہوتا ہے ہاں ہر عمل کے بعد
انجام بد تو لازمہ ہر سرکشی کا ہے

شمع نبی ﷺ بجھادے کسی میں یہ دم نہیں
احساس خود ہو اکو بھی کمی مائیگی کا ہے

ہوگا نبی ﷺ کے دین کا پرچم بلند پھر
دنیا ئے ہست و بود کو سودا اسی کا ہے

ہوجائے بس نگاہ کرم آپ کی حضور
"سرکار یہ سوال ہر اک امتی کا ہے"

خادمؔ کو اپنے دیجئے اب اذن حاضری
قابو میں حال اب نہیں دل کی لگی کا ہے

☆☆☆

ﷺ

دل ہے اسیر گیسوئے خم دار مصطفٰے ﷺ
جاں مبتلائے عارض ورخسار مصطفٰے ﷺ

کیا پوچھتے ہیں حالِ دلِ ناصبور آپ
اچھا ہوا ہے کیا کبھی بیمار مصطفٰے ﷺ

خوشبو سی آرہی ہے شراب طہور کی
گذرا یہاں سے ہے کوئی مے خوار مصطفٰے ﷺ

جلوہ ہر ایک شے میں ہے میرے حضور کا
یہ کائنات کیا ہے اک بازار مصطفٰے ﷺ

سچ پوچھئے تو روز جزا روز عید ہے
دیکھیں گے ہم بھی شوق سے دربار مصطفٰے ﷺ

اس پر قسم خدا کی جہنم حرام ہے
حاصل جسے ہے دولت دیدار مصطفٰے ﷺ

نا صح تجھے یہ خلعت شاہانہ مبارک
ر ہنے دو مجھے حاشیہ بردارمصطفیٰ ﷺ

شرمندہ پابہ گل ہے خیاباں میں سروناز
دیکھی ہے جب سے قامت ورفتارمصطفیٰ ﷺ

خیرہ نگاہ شوق ہے دیکھے تو کس طرح
جلووں کا اک جہان ہے کردارمصطفیٰ ﷺ

ان کا کلام وحی بلاغت نظام ہے
”گویا خدا کی بات ہے گفتارمصطفیٰ ﷺ“

لاشہ تڑپ رہا تھا عمر کے غرور کا
چمکی تھی ایک باربس تلوار مصطفیٰ ﷺ

مر کے شہید ناز ہوا یوں بھی سرخ رو
ہوتی ہے روز روز اب دیدارمصطفیٰ ﷺ

خادؔم یہی ہے طائر دل کی اب آرزو
تربت ہو زیر سایہ دیوارمصطفیٰ ﷺ

☆☆☆

منقبت

سَیَّدُنَا حَضُرَتِ اَبُوُبَکَرُ صِدِّیُق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنُہُ وَاَرُضَاہُ عَنَّا

واقف اسرار دیں صدیق اکبر آپ ہیں
مصطفٰے کے جانشیں صدیق اکبر آپ ہیں

یار غار مصطفٰے کس کا لقب ہے ؟آپ کا
محرم راز یقیں صدیق اکبر آپ ہیں

اس سے بڑھ کر اورکیا ہوگی فضیلت کی دلیل
بعدرحلت بھی قریں صدیق اکبر آپ ہیں

بزم امکاں میں جلاؑ ہے بزم ایماں میں ضیاء
جس سے ،وہ ماہ مبیں صدیق اکبر آپ ہیں

پاس تھا جوکچھ لٹادی ان کے پائے ناز پر
سب تو خاتم ہیں ''نگیں''صدیق اکبرآپ ہیں

جس سے روشن ہے جہاں میں آج بھی بزم وفا
وہ مہہ ومہرمبیں صدیق اکبر آپ ہیں

دے گئی دنیا کوجو درس عمل درس حیات
وہ ادائے دل نشیں صدیق اکبر آپ ہیں

گونجتی رہتی ہے اب بھی جو حریم ناز میں
وہ صدائے آفریں صدیق اکبر آپ ہیں

اس لئے مجھ کو اندھیروں کا کوئی اب ڈرنہیں
شمع ایماں ویقیں صدیق اکبر آپ ہیں

ختم کرتا ہے اسی پر خادؔم خستہ سخن
میری دنیامیرا دیں صدیق اکبر آپ ہیں

☆☆☆

سَیِّدُنَا عُمَرُ بِنُ خِطَابُ "فَارُوُقِ اَعُظَمُ "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ وَاَرُضَاہُ عَنَّا

درمیان حق و باطل خط فاصل ہیں عمر
اس پہ دنیا آج بھی شاہد ہے عادل ہیں عمر

ان کی عظمت کو یہ کیا کم ہے کہ واللہ العظیم
آپﷺ کی آہ سحر گاہی کا حاصل ہیں عمر

ماسواصدیق اکبر کو ن ہے پہلو میں آج
اس فضیلت کے بھی حامل ہیں تو حامل ہیں عمر

جرأت وہمت شجاعت معرفت حق آ گہی
جس ادا سے دیکھئے اک مردکامل ہیں عمر

فیصلہ ان کا حقیقت میں ہے رب کا فیصلہ
جس طرح واصل ہیں ہم سے رب سے واصل ہیں عمر

اختلاط مردو زن کا مسئلہ آتاہے جب
آج بھی کہتی ہے دنیا اس میں حائل ہیں عمر

آپ سے دین نبیﷺ کوعظمت وشوکت ملی
وہ سیاست ہو کہ مذہب سب میں عاقل ہیں عمر

دشمنان دین حق کے واسطے ہر دور میں
سچ اگر پوچھے کوئی تو سمِّ قاتل ہیں عمر

بے گماں عشق نبی ہے کامرانی کی کلید
کوئی قائل ہو نہ ہو واللہ قائل ہیں عمر

عشق سے ملتی ہے انساں کو حیات سرمدی
تیغ ابروئے نبیﷺ سے دیکھ !گھائل ہیں عمر

خادمؔ خستہ اگر ہیں دشمنان حق دلیر
غم نہ کھا کہ آج بھی مدِّ مقابل ہیں عمر

☆☆☆

سَیِّدُنَا حَضْرَتْ عُثْمَانْ غَنِیْ "ذُوالنُّوْرَیْنْ "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا

زینت محراب ومنبر حضرت عثماں غنی
ناشر دین پیمبر حضرت عثماں غنی

مصحف قرآں کے جامع کشور دیں کے امیر
خوش ادا خوش فکر خوش تر حضرت عثماں غنی

زیب سر ہے تاج ذوالنورین تو بس آپ کے
آپ کا ثانی نہ ہمسر حضرت عثماں غنی

نوعروسان چمن کا آج بھی آٹھوں پہر
خم ہے جس کے سامنے سرحضرت عثماں غنی

جس کے آگے زور باطل ہوسکا نہ کامیاب
وہ مجاہد وہ دلاور حضرت عثماں غنی

جس کے خوانِ جود سے خالی کوئی لوٹا نہیں
وہ سخی وہ بندہ پرور حضرت عثماں غنی

جس کی خوشبو سے معطر ہے فضائے کائنات
ہاں وہی رشک گل تر حضرت عثماں غنی

جس کی دولت نبض ایماں کو حرارت دے گئی
عشق وایماں کا وہ پیکر حضرت عثماں غنی

کاروان زندگی جو سوئے منزل ہے رواں
رہنما ہادی ورہبرحضرت عثماں غنی

زہدو تقویٰ آگہی حلم و حیا کاماہتاب
روشنی جس کی ہے گھرگھر حضرت عثماں غنی

خادمؔ خستہ تری پرواز اللہ الصمد
تیری ہمت کاہیں شہپر حضرت عثماں غنی

☆☆☆☆

سَیَّدُنَا مَوْلَائِے کَائِنَاتِ حَضْرَتُ عَلِیُ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجھَہُ الْکَرِیْمُ

بچّے بچّے کی زباں پر ہے علی مولا علی
ہر لب پیروجواں پر ہے علی مولا علی

منعکس ہر قلب وجاں پر ہے علی مولا علی
بلکہ ہر وہم وگماں پر ہے علی مولا علی

مصطفٰے ہیں آگہی کا شہر در ہیں مرتضٰی
جب لب ہر نکتہ داں پر ہے علی مولا علی

منحصر کچھ اس جہاںِ آب وگِل پر ہی نہیں
ہر فرشتے کی زباں پر ہے علی مولا علی

کیوں نہ دنیا کو مسلّم ہو ولایت آپ کی
مصطفٰے کی جب زباں پر ہے علی مولا علی

وہ مجاہد زور آور صف شکن خیبر فگن
جس کا پرچم آسماں پر ہے علی مولا علی

بے زبانوں کی زباں ہیں ناتوانوں کی تواں
ہر لب عاجز بیاں پر ہے علی مولا علی

ان کے جلووں سے مزیّن ہے فضائے کائنات
مہروماہ وکہکشاں پر ہے علی مولا علی

کل جہاں زیرِ نگیں،خلد بریں جاگیر ہے
اس لئے ہر دل ،زباں پر ہے علی مولا علی

پوچھتے کیا ہو محبت میں علی کی ،دل کا حال
دل تو کیا ہر استخواں پر ہے علی مولا علی

ہاں ذرا پیک اجل ہشیار!پابند ادب
وہ لکھا محراب جاں پر ہے علی مولا علی

تذکرہ ان کا ہے خادمؔ مرہمِ زنگار دل
جب لب سوز نہاں پر ہے علی مولا علی

☆☆☆

سَیِّدُنَا حَضْرَتْ اِمَامْ حَسَنْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا

خوش ادا خوش فکر خوش رو خوش زباں پیارے حسن
بلکہ یوں کہئے کہ ہیں اک گلستاں پیارے حسن

فاطمہ زہرا کے دل بر ،مصطفٰے کے نور عین
حضرت مولا علی کی جاں کی جاں پیارے حسن

جس طرح خوش بو ہے گل میں چاند تاروں میں
ضیاء ہر دل مومن میں ہیں یوں میہماں پیارے
حسن

پی تھی زہرا سے کبھی ،مولیٰ سے سرور سے کبھی
اس لئے رہتی ہیں آنکھیں ارغواں پیارے حسن

رنگ زہرا کا، علی کی بو، نبی ﷺ کا پیرہن
سر سے پا تک ایک کشت زعفراں پیارے حسن

تج دیا سب کچھ مگر آنے نہ دی ملّت پہ آنچ
مرحبا صد مرحبا اے جان جاں پیارے حسن

لاکھ طوفان بلا ہو ،غم نہیں،کہ آج بھی
کشتئ ملت کے ہیں خود نگہباں پیارے حسن

دوش ناز مصطفٰے پر ہائے اک ننھی سی جاں سر بسر اک
راز ہے یہ ،رازداں پیارے حسن

جس کی خوشبو سے معطر ہے گل باغ جناں
وہ کلی وہ پھول وہ مشک ختاں پیارے حسن

میری نس نس میں رواں ہے عشق مولائے زمن
سوز دل سوز جگر سوز نہاں پیارے حسن

ختم کرتا ہے سخن اب خادمؔ خستہ کہ پھر
طول ہوجائے نہ غم کی داستاں پیارے حسن

☆☆☆

سَیِّدُنَا حَضْرَتُ اِمَامُ حُسَینُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا

آنکھوں کا نور دل کا سہارا حسین ہیں
نازاں ہے جس پہ عرش وہ تارا حسین ہیں

مہرو مہ ونجوم میں ہے جس کی روشنی
ہاں ہاں اسی کا عکس سراپا حسین ہیں

اے دشت کربلا تری عظمت کے میں نثار
لگتا ہے اب بھی معرکہ آرا حسین ہیں

واعظ میری نماز سے تجھ کو غرض بھی کیا؟
قبلہ حسین ہیں مرے کعبہ حسین ہیں

قرآن دے رہا ہے شہادت یہ دم بدم
زندہ تھے اور آج بھی زندہ حسین ہیں

کیا مصلحت ہے کاتب تقدیر کچھ بتا
نرغوں میں دشمنوں کے اکیلا حسین ہیں

رنگ شفق گواہ ہے روئے افق دلیل
روکے نہ رک سکے گا وہ دھارا حسین ہیں

زیبا انہیں کے سر کو ہے ہر تاج سروری
نازاں ہے جس پہ اب بھی زمانہ حسین ہیں

آنکھوں سے کیوں نہ اشک کا دریا رواں ہو آج
دردو غم و الم کا فسانہ حسین ہیں

تاریخ کائنات کے اوراق ہیں گواہ
ہر انقلاب وقت کا نعرہ حسین ہیں

خادمؔ یہ کیوں ہے آہ بہ لب چشم نم بتا
مرہم ہر ایک درد کا تنہا حسین ہیں

☆☆☆

سَادَاتُنَا الْکُبْرَاءُ اُمَّهَاتُ الْمُؤمِنِیْنَ رِضْوَانُ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِنَّ اَجْمَعِیْنَ

آپ کا رتبہ ہے اعلیٰ امہات المومنین
آپ ہیں ہم سب سے بالا امہات المومنین

آپ کے ہوتے ہوئے جائیں تو جائیں ہم کہاں
ڈوبتوں کا ہیں سہارا امہات المومنین

آپ کے قدموں میں جب تک ہے یہ دل آباد ہے
ورنہ کیا ہے ؟ایک صحراامہات المومنین

آپ کی عظمت نہ ہو دل میں تو مومن ہی نہیں
اللہ اللہ کیا ہے رتبہ امہات المومنین

باادب حاضر در دولت پہ ہیں روح الامیں
کیا کہیں ہے یہ نظارہ امہات المومنین

آپ سے تزئین عالم آپ ہے تعمیر دیں
آپ سے دنیا وہ عقبیٰ امہات المومنین

اہل ایماں کے سروں پر رحمتوں کا سائبان
آپ کی چادر کا ٹکڑا امہات المومنین

ماں کے قدموں ہی کے نیچے ہے بہار خلد بھی
اس لئے ہیں میرا ماویٰ امہات المومنین

ملّت بیضاء کی ہر بیٹی کے دل کی ہے دعا
دائما ہو سر پہ سایہ امہات المومنین

سخت مشکل کی گھڑی ہے اور دل بے حد ملول
پار ہو بیڑا ہمارا امہات المومنین

خادمِ خستہ بھی ہے نگہ کرم کا ملتجی
غم کا مارا ہے بیچارا امہات المومنین

رضوان لله تعالیٰ علیهن اجمعین

☆☆☆

سَیِّدُتُنَا حَضْرَتْ فَاطِمَةُ الزَّھرَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا

❁

اَلسَّلام اے پرتو ماہ رسالت اَلسَّلام
اَلسَّلام اے مظہر شان ولایت اَلسَّلام
اَلسَّلام اے جان عالم کی اطاعت اَلسَّلام
اَلسَّلام اے سر بسر ذوق عبادت اَلسَّلام

اَلسَّلام اے گلشن مہر نبوت کی کلی
اَلسَّلام اے راحت جان و دلِ مولا علی
اَلسَّلام اے وہ کہ جس پر آشکارا ہر خفی
اَلسَّلام اے وہ کہ جس کے در کے منگتا ہیں سبھی

اَلسَّلام اے فاطمہ بنت پیمبر اَلسَّلام
اَلسَّلام اے قوت بازوئے حیدر اَلسَّلام
اَلسَّلام اے جرأت شبیر و شبر اَلسَّلام
اَلسَّلام اے ہمت اکبر واصغر اَلسَّلام

اَلسَّلام اے آبروئے دیدۂ تر اَلسَّلام
اَلسَّلام اے آرزوئے ہر گل تر اَلسَّلام
اَلسَّلام اے حرمت زمزم و کوثر اَلسَّلام
اَلسَّلام اے نعمت خاص پیمبر اَلسَّلام

اَلسَّلام اے حسن فطرت کی حسین آماجگاہ
اَلسَّلام اے نور وحدت کی حسیں جولان گاہ
اَلسَّلام اے عشق وتقویٰ کی مقدس خانقاہ
اَلسَّلام اے علم وعرفاں کی مبارک جلوہ گاہ

اَلسَّلام اے روئے احمد کی ضیاؤں کی امیں
اَلسَّلام اے خوشبوئے زلف دوتائے شاہ دیں
اَلسَّلام اے گوہر یکتائے ختم المرسلیں
اَلسَّلام اے لولو ولالائے دریائے یقیں

اَلسَّلام اے حجرۂ عفت کی سجادہ نشیں
اَلسَّلام اے آسمان حسن کی مہر مبیں
اَلسَّلام اے فخر حوا فخر مریم فخر دیں
اَلسَّلام اے مصطفیٰ پیارے کی پیاری نازنیں

اَلسَّلام اے شبر و شبیر کی ماں اَلسَّلام
اَلسَّلام اے زینب وکلثوم کی ماں اَلسَّلام
اَلسَّلام اے آیہءِ تطہیر کی جاں اَلسَّلام
اَلسَّلام اے دینِ فطرت کی نگہباں اَلسَّلام

خادمؔ خستہ اسی پر ختم کرتا ہے کلام
کہ در دولت پہ حاضر ہیں لئے نذر سلام
آپ کی چوکھٹ کے خادم آپ کے در کے غلام
کیجئے مقبول، جائیں سب کے سب تا شاد کام

اَلسَّلام اَلسَّلام اَلسَّلام اَلسَّلام
اَلسَّلام اَلسَّلام اَلسَّلام اَلسَّلام

☆☆☆

محبو ب سبحانی سیدناالشیخ عبد القادر جیلانی رضی الله تعالیٰ عنه

بے مثل وبے مثال گلستاں ہے غوث کا
کانٹوں سے پاک ہر گل خنداں ہے غوث کا

کتنا حسین خوشنما منظر ہے دیکھئے
وہ سامنے ہی روضہء تاباں ہے غوث کا

تلمیذ جس کے غوث زماں قطب روزگار
ایسا بس ایک پاک دبستاں ہے غوث کا

پھرتے جہاں ہیں سارے زمانے کے اولیاء
صورت میں قیس کی وہ بیاباں ہے غوث کا

یہ جو ہر ایک سمت ہے ایماں کی روشنی
پردے میں کوئی ہو نہ ہو مہما ں ہے غوث کا

توصیف کیا کرے کوئی اس بزم ناز کی
رشک بہار خلد شبستاں ہے غوث کا

اے طائر نگاہ ذرا با ادب وہ دیکھ
جلوہ پس حجاب بھی عریاں ہے غوث کا

قدموں میں اس کے وقت کے شاہوں کے سر ہیں خم
کتنا بلند مرتبہ درباں ہے غوث کا

چھپتی نہیں ہے چاند ستاروں کی دلکشی
پیش نگاہ جلوۂ تاباں ہے غوث کا

حاصل اگر ہے نور بصیرت تو بالیقیں
مہرو مہہ ونجوم میں لمعاں ہے غوث کا

ممکن نہیں کہ راہ میں لٹ جائے کارواں
ماموگام گام پہ نگراں ہے غوث کا

رنگوں کی کائنات ہے دنیا ے آب وگل
لیکن سبھوں میں رنگ نمایا ں ہے غوث کا

ہر شاعری گناہ نہیں بندگی بھی ہے
ہاتھوں میں میرے آج بھی دیواں ہے غوث کا

جھپکی نہیں تھی آنکھ کے ساحل تھا سامنے
موجوں کے آس پاس ہی داماں ہے غوث کا

خادمؔ انہیں کی گیت جو گا تا ہوں رات دن
ہر لمحہء حیات پر احساں ہے غوث کا

☆☆☆

محبو ب سبحانی سیدناالشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیتا ہوں جام عشق شہہ بے نظیر کا
یعنی علی کے لاڈلے پیران پیر کا

پیروں کے آپ پیر ہیں میروں کے آپ میر
چشمہ ہیں آپ دہر میں خیر کثیر کا

جس کی صدا پہ قبر سے مردے نکل پڑیں
ثانی جہاں میں کون ہے اس دستگیر کا

تن بورئیے پہ عرش پہ لیکن نگاہ ہے
یہ مرتبہ ہے آپ کے در کے فقیر کا

جلووں کا اژدھام ہے حد نگاہ تک
شاید یہی تو شہر ہے پیران پیر کا

آنے لگی ہے جسم سے خوشبو گلاب کی
تھا ما ہے جب سے ہاتھ اس روشن ضمیر کا

نقش قدم پہ سر نہ جھکاؤں تو کیا کروں
قبلہ وہی ہے اصل میں میرے ضمیر کا

مجھ کو بہت ہیں آپ کے نعلین یا حضور
کیا لے کے میں کروں گا عمامہ امیر کا

چھوڑوں گا میں نہ دامن غوث الوریٰ کبھی
یہ فیصلہ ہے دوستو!میرے ضمیر کا

داماں غوث پاک ہے ہاتھوں میں ہر گھڑی
خادمؔ یہ فضل خاص ہے رب قدیر کا

☆☆☆

محبو ب سبحانی سیدناالشیخ عبد القادر جیلانی رضی الله تعالیٰ عنه

کرم ہو کرم ہو کرم غوث اعظم
زمانہ ہے محو ستم غوث اعظم

اگر آپ کا ہو کرم غوث اعظم
تو ذرہ بھی ہو محترم غوث اعظم

غلاموں کو دیجے وہ اوج شہی کہ
سلاطیں کے سر بھی ہوں خم غوث اعظم

سلامت رہے آپ کا آستانہ
نہیں چاہیے جام جم غوث اعظم

اگر آپ پہلو میں ہیں جلوہ فرما ؟
تو حاصل ہے مجھ کو ارم غوث اعظم

پلا دیجئے اب شراب محبت
مٹا دیجئے سارے غم غوث اعظم

سلگتا ہے تن من جدائی میں ہردم
کرم غوث اعظم کرم غوث اعظم

نظر آپ کے آستاں پر جمی ہے
مری سمت بھی دوقدم غوث اعظم

غموں نے مجھے گھیر رکھا ہے کب سے
بچا لیجئے اب بھرم غوث اعظم

جمال رخ والضحیٰ سامنے ہو
لبوں پہ جب آجائے دم غوث اعظم

صدائے دل خادمؔ خستہ جاں ہے
لبوں پر رہے دم بدم غوث اعظم

☆☆☆

خواجہء خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تجلی ہی تجلی ہے نظر جاتی جہاں تک ہے
مرے خواجہ ترا جلوہ کہاں سے ہے کہاں تک ہے

ترے جلووں کی تابانی کا عالم اے تعا لی اللہ
بت حیرت زدہ گو یا زمیں سے آسماں تک ہے

عجب توقیر بخشی ہے تری صورت کو قدرت نے
نظر جاتی جہاں تک ہے نظر آتی وہا ں تک ہے

تجھے دیکھا ہے جب سے محو حیرت ہیں فرشتے بھی
کہ اس مٹی کے پتلے کی پہنچ یا رب کہاں تک ہے

مری معراج ارماں ہے ترا دیدار یا خواجہ
رسائی ہاں تری بزم شہہ کون ومکاں تک ہے

نگاہیں دم بخود ہیں عقل انسانی فروماندہ
نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا گماں بھی تو وہاں تک ہے

شکستہ ناؤ ہے طوفاں ہے خادم ہے مگر خواجہ
قلم رو میں تری تو آج بھی آب رواں تک ہے

☆☆☆

حضرت مخدوم المشائخ سید اشرف جہاں گیر سمنانی قدس العزیز

عجب دربار شاہانہ ہے تیرا
جسے دیکھو وہ مستانہ ہے تیرا

صدائے قم باذنی آرہی ہے
ابھی گردش میں پیمانہ ہے تیرا

عجب شان مسیحائی ہے تیری
جو فرزانہ ہے دیوانہ ہے تیرا

بھلے ناشاد آئیں شاد جائیں
بڑا جاں بخش میخانہ ہے تیرا

تری صورت ہے شرح من رانی

دوعالم آئینہ خانہ ہے تیرا
تجھے مطلب بھی کیا ہے آئینے سے
جمال دوست آئینہ ہے تیرا

تجھے دیکھا ہے جب سے جان جاناں
بڑی مشکل میں دیوانہ ہے تیرا

میرا دل کیا ہے تیرا تخت شاہی
میری جاں کیا ہے نذرانہ ہے تیرا

فقیری کی عوض دی بادشاہی
سبق آموز افسانہ ہے تیرا

خمیدہ سر ہے خادمؔ اس لئے کہ
حریم دل جلو خانہ ہے تیرا

☆☆☆

فرید الملة والدین حضرت بابرکت صوفی شاہ فرید الدین آروی رحمة الله علیه

سر میں سودائے نبی ہاتھوں میں دامان فرید
حشر میں اٹھیں گے یوں ہی ہم غلامان فرید

روز محشر بھی ہمیں رکھیو! تو مہمان فرید
عمر بھرکھاتے رہیں ہیں یا خدا نان فرید

کیوں دکھاتا ہے مجھے آنکھیں یہ گرداب بلا
گو نکلے ہیں مگر ہیں تو ثناخوان فرید

آگئے ہیں تو تہی دامن نہ جائینگے حضور
دیجئے اتنا ہو دینا جتنا شایان فرید

ہاتف غیبی نے تربت میں فرشتوں سے کہا
ان سے کیا پوچھو ہو یہ ہیں میگساران فرید

صف بصف بیٹھے ہیں قاضی محتسب زاہد فقیہہ
دیکھئے کس شان کے ہیں بادہ نوشان فرید

تجھ سے روشن ہے جہاں میں آج بھی شان وفا
زندہ باد و زندہ باد اے شہہ سواران فرید

زلزلے ہوں قحط ہو ں کوندیں ہزاروں بجلیاں
کم نہ ہونگے حشر تک لیکن غلامان فرید

کاش طیبہ سے صدا آئے کہ دیکھو آگیا
خادمِ خستہ مرا یعنی وہ حسّان فرید

☆☆☆

شیخ المشائخ حضرت الحاج الشاہ محمد تیغ علی "سرکار سرکانہی" رحمۃ اللہ علیہ

نور حق نور نبی سرکا رسرکانہی شریف
جلوۂ روئے علی سرکا رسرکانہی شریف

اک تبسم اک ادا اک نغمگی اک بانکپن
سر سے پا تک "دلکشی" سرکا رسرکانہی شریف

اک تجلی اک کرن اک جلوۂ ماہ تمام
"روشنی ہی روشنی" سرکا رسرکانہی شریف

زندگی کی ہر ادا پابند دین مصطفٰے
"بندگی ہی بندگی" سرکا رسرکانہی شریف

ان کے کشتوں سے اجل آنکھیں ملا سکتی نہیں
"زندگی ہی زندگی" سرکا رسرکانہی شریف

کشت زار عشق وایماں کے لئے ہر دور میں
تازگی ہی تازگی سرکا رسرکانہی شریف

چمچماتی ہی رہی دست علی میں جو مدام
ہاں وہی بالکل وہی سرکا رسرکانہی شریف

پوچھتے کیا ہو دیار شوق میں ان کا مقام
نائب ہند الولی سرکا رسرکانہی شریف

قول حق ہے ''لوح محفوظ است پیش اولیاء''
حاصل صد آگہی سرکا رسرکانہی شریف

کیا کروں گا لے کے ساقی جرعہء آب حیات
میرے دل کی تشنگی سرکا رسرکانہی شریف

پردہ اپنے روئے روشن سے ذرا سرکائیے
بڑھ گئی دل کی لگی سرکا رسرکانہی شریف

ہاں پلا دیجے مجھے بھی اب وہ جام سرخوشی
کل اٹھے دل کی کلی سرکا رسرکانہی شریف

خادمؔ خستہ کو دیجے اب متاع آگہی
سیدی تیغ علی سرکا رسرکانہی شریف

☆☆☆

شیخ المشائخ حضرت الحاج الشاہ محمد تیغ علی "سرکار سرکانہی" رحمۃ اللہ علیہ

پھول خوشبو روشنی آب رواں تیغ علی
علم عرفاں آگہی ناز بتاں تیغ علی

کون کہتا ہے کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوگئے
دیکھئے وہ سامنے ہیں ضوفشاں تیغ علی

کہدو شاہوں سے کہ اپنی جھولیاں بھر لیں ابھی
بعد مدت آج پھر ہیں در فشاں تیغ علی

گرچہ ہے پیراہنِ "الفقر فخری" زیب تن
پھر بھی قدموں میں ہیں خم سلطانیاں تیغ علی

دیکھنا ایسے میں کیا ہے نامۂ اعمال جب
اے خدائے مصطفےٰ ہیں درمیاں تیغ علی

سادگی وہ دل نشیں طرہ ہے ان کے تاج کا
جس پہ قرباں ہے حریرو پرنیاں تیغ علی

دیکھ کر شان ید اللّٰہی تری دل نے کہا
ذوالفقار حیدری ہیں بے گماں تیغ علی

ہائے وہ شفقت تواضع دردمندی کی ادا
اب کہاں پائیں گے تجھ سا مہرباں تیغ علی

منقبت ان کی لکھوں یہ مجھ میں جرأت ہے کہاں
میں کہ اک ذرہ زمیں کا، آسماں تیغ علی

خادمؔ خستہ اگر ہے چشم دل روشن تو دیکھ
کس طرح ہیں آج بھی جلوہ فشاں تیغ علی

☆☆☆

قطب الارشاد خضر راہ طریقت الحاج شاہ محمدابراھیم قادری تیغی علیہ الرحمہ

مظہرانوارحق آئینہءذات نبی ﷺ — رہنمائے راہ عرفاں حامل صدآ گہی
وارث سجادہ ودلق شہہ تیغ علی — شاہ ابراہیم تیغی قادری وحیدری

مرحبا !صد مرحبا اے رہنمائے عارفاں
مشعل راہ طریقت صدر بزم کاملاں

وارث علم نبوت پیکر رشد وہدیٰ — ضامن ہر خیر و برکت مایہء روز جزا
علم وعرفان وبصیرت میں یگانہ ایکتا — یاد ہے مجھ کوابھی ہر وصف تیرا ہر ادا

تاابد آباد تیرا یونہی میخانہ رہے
روز وشب گردش میں ہر دم تیرا پیمانہ رہے

روشنی گھر گھر حریم قدس کی پہنچا گئے — راستہ مُنْعَمْ عَلَیْھِمْ کا ہمیں دکھلا گئے
راز ہستی باتوں باتوں میں ہمیں سمجھا گئے — زندگی کی زلف برہم تھی مگر سلجھا گئے

تیری یادیں آج بھی دل میں جواں ہیں ماہ رو
نام بھی تیرا اگر لیتا ہوں میں تو باوضو

میرے دل میری نظر میں کون ہے بس تو ہی تو — ذہن وفکر وآ گہی میں کون ہے بس تو ہی تو
علم وادراک وسخن میں کون ہے بس تو ہی تو — میری دھڑکن میرے فن میں کون ہے بس تو ہی تو

تو ہی تو ہے خادم کہتر کی ہر ہر سانس میں
جس دم میں ذکر ھـــــو میں پاس اورانفاس میں

ھدیہء تشکر

دل کی اتھاہ گہرائیوں کے ساتھ میں ہدیہء تشکر پیش کرتا ہوں محترم کرم فرما محمد عارف ریحان رومی ومحترم آس محمد قادری دامت عنایاتھم العالیہ کی خدمات عالیہ میں جنھوں نے ''لمحوں کی عطا'' کی طباعت کے سلسلے میں دہلی قیام کے دوران ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچائیں اوراقامت سے لیکر ضیافت تک کے مراحل میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔حق سبحانہٗ تعالیٰ اجر جزیل عطا فرمائے اوردارین کی سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے

آمین بجاہ سیدالمرسلین صلاۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین

غلام غوث

مرتب